ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 111

قیمت -/45 روپے

Jun 2012



تعمیر و توسیع مسجد صوفیہ نوربخشیہ حیدرآباد سکردو کا خوبصورت منظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

Settings\User\Desktop\NS0.bmp not found.

شمارہ : 111	جون 2012ء	ہدیہ: 45 روپے

مدیر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

کمپوزکاری اور ڈیزائن کاری

تصوف نیشنل لائبریری علی پور اسلام آباد

اہتمام

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

پتہ

A-358، سیکٹر G-6/1-1، اسلام آباد، پاکستان

ای میل ایڈریس

مضامین، خبریں وخطوط بذریعہ emial بھی بھیج سکتے ہیں

nawaesufia_intl@yahoo.com

اکاؤنٹ نمبر

چیک ڈرافٹ بنام ماہنامہ نوائے صوفیہ اکاؤنٹ نمبر 010-1773-8،

UBL سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد

ادارے کا مضمون نگاروں اور نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

ایڈیٹر اینڈ پبلشر ایم بشیر نے اختر گرافک پرنٹرز، آئی نائن فور، اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ A-358، G-6/1-1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

فہرستِ مضامین

نام مضمون .... صفحہ نمبر

نام مضمون .... صفحہ نمبر

بلتی نعتیہ کلام "ستو وکھ"

علی احمد قمر

روزی بن گھن کھوے اشی، رزق بس گھن کھوے اشی
ئولا جھک تھوگیک چی ہیسے، ئو گیک کھوری برن کھوے اشی

سکیس پامید دی ختام ناسینگ ئو کھونا درا
دی جہان عالم لا سکور با یودپی اَن تچن کھوے اشی

کھو نیا لدن پچوکس برن لا کس کلے
سکرمانا اود سپربالا بلچوس ژبان کھوے اشی

کھومہ سکیس ئولا، کھولا ئوسانگ مہ سکیس
یا پھری کھو، بلچولبہ لا بلدان کھوے اشی

کھوے اشارے کا درولین یود ختام نا سا
ئولا ہلتا نپھا سید کھوری اَن کھوے اشی

ئو مانیامہ یودنا بس می کھو شتا
ئو کھولین یود نا کھولا سن اِن کھوے اشی

سے غدوتی کا برن لا روزی کھو می نید
بلچولبہ لا کھوے فیاقپو بیورچن اِن کھوے اشی

○

نیون ژبا ماپہ تراقپے یانگ محمد مصطفٰی ستاخصے
کفوری تھپ ردا سے کھرپالا یانگ نور خدا ستاخصے

ماتھوپ تراقپے یری فیاقپو نا رتبہ گا نبی لا سانگ
خدائی فیاقپو نا معراجی کا سہرا نانگما یانگ ستاخصے

چھوی رگیالفو چی نچھیس لکھ چھوس نا اہل بیت لا یودسوک
مدینگ ژبارپی بس میں گن یری لرا کربلا ستاخصے

ماتحیاق کھوے فیاقپو لا عالم یوہ شانا گری ہیسے دوکپو
ساغدوتی کا پلینکو زوم سے دوک زیربالا یانگ ستاخصے

فرشتون تقپہ پچنگ سے لم لا استقبال لا یود سوک
دیجے ستانی کا معراجی ژبان لا یانگ عرش بوتی ستاخصے

نا یود مھوم لکھ فری کھوے فیاقپی غدیاکسی کا
نی سنیتی داغ داقپی اِن کھوری فیاقپو کھروا ستاخصے

پچے امت لا قھاد کھے گیک یری فیاقپی رسالت سی
نیون ژبا سی قیامت لا یری فیاقپو لا بخوا ستاخصے

تفکر و تذکر

مذہبِ صوفیہ اور اتحاد بین المسلمین

اداریہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط وعلیٰ آلہ طیبین و الطاھرین ط اما بعد فقال اللہ تعالیٰ فی کتاب المبین ط

اِنَّمَا الْمُؤمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ٥

ترجمہ: ”یقیناً تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے مبارک کلام میں تمام مومنوں کو ایک بھائی چارے کی لڑی میں پرو کر اہلِ اسلام اور اہلِ ایمان کے درمیان کسی بھی لڑائی، جنگ، مناقشے اور کشت وخون کا ہمیشہ کے لیے سد باب فرما دیا ہے اور یہ امر امنِ عالم کے لیے بھی نہایت خوش آئند ہے کہ ایسا مثالی انسانی معاشرہ ظہور میں آئے جس کے افراد آپس میں اخوت اور بھائی چارے کے رشتے میں منسلک ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک کلام حکمت سے بھرپور ہے اور یہاں یہ گمان کرنا قطعاً درست نہ ہو گا کہ نعوذ باللہ قرآنِ مجید نے ایسی تعلیم پیش کی ہے کہ جو محض آئیڈیلزم پر مبنی ہے اور جس کا حقیقی انسانی صورت حال میں اطلاق ممکن نہیں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا عملی نمونہ پیش کرنا سو فیصد قابلِ عمل اور لائقِ امکان ہے بشرطیکہ کہ بنی نوع انسان اپنی زندگیوں کو احکامِ الٰہی کا تابع بنانے کا عزمِ صمیم پیدا کریں۔ ایسی صورت حال محض اس طرح پیدا ہو سکتی ہے کہ اہلِ ایمان دین پر ایمان اور عمل کا راستہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے اپنائیں اور اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کی حقیقی تصویر بن جائیں اور اپنی ذاتی انا، شہرت، دنیوی منفعت اور خواہشِ نفسانی کو رضائے الٰہی پر پورا پورا قربان کر دیں۔ پس ایسا مردِ مومن کسی دوسرے صاحبِ ایمان سے محبت کرے گا تو اس کی محبت اللہ کے لیے ہوگی۔

اس فکر کا روشن پہلو یہ ہے کہ اس بھائی چارے کی عملی صورت آج بھی چار دانگِ عالم میں موجود ہے۔ آج بھی آپ ترکی چلے جائیں، بوسنیا پہنچیں، مشرقِ بعید کے ملک انڈونیشیا میں وارد ہوں، کسی افریقی ریاست میں قدم رنجہ فرمائیں، یقیناً آپ دنیا کے کسی بھی کونے میں اپنے آپ کو اجنبی نہیں پائیں گے کیونکہ ہر ملک اور ہر خطے میں آپ کے مسلمان اور مومن بھائی موجود ہیں جو نہایت خوش دلی اور خندہ پیشانی سے آپ کے استقبال کو اپنے لیے سعادت سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت آپ کا وہ قدرِ مشترک ہے جو دنیا میں آپ کو کہیں بھی اجنبیت کا احساس نہیں ہونے دیتا۔

اس بھائی چارے کی اصل بنیاد محبت و اخوت کا وہ جذبہ ہے جس کی تعلیم ہمیں دینِ اسلام نے دی ہے، اور عملی صورت میں اس کے فروغ کے لیے اہلِ اسلام کے جس گروہ نے شد ومد اور تندہی سے کام کیا ہے وہ صوفیہ کا گروہ ہے۔

اس تاریخی حقیقت سے خواص وعوام میں سے کوئی بے خبر نہیں ہے کہ صوفیہ نے امن و آشتی، محبت و بھائی بندی کے پیغامات کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا ہے، انسانوں کے درمیان طبقاتی تفریق کی حوصلہ شکنی کی ہے، مختلف النوع عصبیتوں کا قلع قمع کیا ہے اور بلا لحاظ مذہب و ملت تمام انسانوں کو احترامِ آدمیت کے بنیادی جذبے کے ساتھ ایک دوسرے سے ملانے کی کوشش کی ہے۔ آج بھی برِ عظیم پاک و ہند میں حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی، حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی، حضرت بابا فرید گنج شکر، حضرت سچل سرمست، حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی، حضرت داتا گنج بخش، حضرت رحمان بابا وغیرہ کی تعلیمات بلا تفریق مسلک تمام اہلِ اسلام میں مقبول ہیں اور مسلم، غیر مسلم ان عظیم

بزرگوں کا یکساں ادب و احترام کرتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ ان صوفیہ کی عالمگیر انسان دوستی ہے۔

تصوف کے کردار کا احساس:

ماضی قریب میں اہل اسلام کے مختلف فرقوں کے درمیان بدقسمتی سے جو شدید ترین محاذ آرائی کی صورت حال دیکھنے میں آئی اور ایک مذہبی انتہا پسندی اور عدم برداشت کی کیفیت نے جنم لیا، اس کو دیکھ کر اہل فکر و نظر نے ان مخدوش حالات سے گلوخلاصی کے طریقوں پر عمیق غور و فکر کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس انتہا پسندی اور تعصب سے نجات پانے کا واحد راستہ تصوف کا احیاء اور صوفیہ کرام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے گزشتہ برسوں میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر کئی سنجیدہ کوششیں ہو چکی ہیں اور مملکت خداداد پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں بھی صدر پاکستان کی صدارت میں بین الاقوامی صوفی امن کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا جا چکا ہے، نیز کئی ادارے اور تنظیمیں قائم کی جا چکی ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

صوفی فکر کی ترویج کے سلسلے میں کئی عجیب و غریب کاوشیں بھی دیکھنے میں آتی ہیں مثلاً الیکٹرانک میڈیا پر صوفی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جانے لگا ہے، اور بدقسمتی بعض نشریاتی ادارے تو تصوف کو ناچ گانے اور رقص و سرود کے مترادف قرار دیتے ہیں۔ عشق حقیقی کے صوفیانہ تصور کو بدنام کرنے کے لیے جا بجا اس میں مجازی رنگ بھرے جا رہے ہیں۔ یہ افکار جنسی تصورات کے گرد گھومتے ہیں، جن سے تصوف کا کوئی تعلق نہیں۔ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ نے اس عشق مجازی کو 'این فساد از خوردن گندم بود' فرمایا ہے۔ یہ درست ہے کہ بعض صوفیہ نے سماع سے شغف فرمایا ہے اور جذب و مستی کے عالم میں بے اختیار رقص کناں بھی ہوئے ہیں۔ لیکن مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

بر سماع راست ہر کس چیر نیست
طعمۂ ہر مرغکی انجیر نیست

سماع راست پر ہر شخص قادر نہیں ہوتا۔ یہ محض روحانی طور پر بلند مقامات پر فائز ہونے والے پختہ کار اہل اللہ کے لیے ہی جائز ہے بالکل اسی طرح کہ انجیر ہر پرندے کی غذا نہیں ہو سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ صحیح تصوف اسلام شریعت مطہرہ پر سو فیصد عمل کا نام ہے۔ مرد و زن کا مخلوط رقص ہرگز ہرگز تصوف نہیں ہو سکتا اور دھمال کے نام پر جو یہ دھما چوکڑی آج ہو رہی ہے اس سے اسلام اور تصوف دونوں بدنام ہو رہے ہیں۔

حقیقی تصوف کیا ہے؟:

حقیقی تصوف اللہ تعالیٰ کی رضا میں خود کو فنا کر دینے کا نام ہے اور اپنی تمام نفسانی خواہشوں اور اغراض دنیوی کو نیست و نابود کر کے رضائے الٰہی کے حصول کے لیے مسلسل سعی و مجاہدہ کرنا ہے۔ اہل تصوف جو بھی سعی و کاوش تبلیغ دین کے سلسلے میں کرتے ہیں، اس کی بنیاد دو باتوں پر ہے:

۱۔ التعظیم لامر اللہ

۲۔ الشفقت علی خلق اللہ

یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم اور امر کی تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت۔

جملہ صوفیائے کرام نے انہی دو مقاصد کو پیش نظر رکھ کر تبلیغ دین متین میں سعی و کاوش فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی مساعی جمیلہ کو قبول و مقبول فرما کر انہیں دونوں جہانوں میں کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار فرمایا ہے۔

مذہب صوفیہ کا خصوصی مقام اور کردار:

مذہب صوفیہ نوربخشیہ اہل اسلام کا واحد مسلک ہے جو اپنے مذہب کو ہی صوفیہ کے نام سے منسوب کرتا ہے۔ جملہ اہل اسلام کا ایک ہی دین ہے اور وہ وہی اسلام ہے، لیکن فقیہان دین کی تعبیرات کے نتیجے میں رفتہ رفتہ اہل اسلام کے اندر مختلف فقہی مسالک اور دبستان بن گئے اور ایک اختلاف اور رنگارنگی کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اگر صورت حال محض اسی رنگارنگی تک محدود رہتی تو اچھی بات تھی کیوں کہ حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی امت کے درمیان اختلاف کو رحمت قرار دیا ہے ۔ یہ رحمت زحمت اس وقت بن جاتی ہے جب انسانوں کی ذاتی اغراض اس میں شامل ہو جائیں اور محبت واخوت کی جگہ بغض وحسد لے لے۔ لیکن صوفیہ نوربخشیہ شیخ ابراہیم ذوقؒ کے اس شعر پر کاربند ہیں:

ہفتاد و دو فریق حسد کے عدد سے ہیں
اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں

یہی سبب ہے کہ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ سے جو سلسلۃ الذھب الصوفیہ کے متمسکین میں سے ہیں، ایک بار بعض علماء سوء نے جان بوجھ کر سوال کیا کہ حضرت اسلام میں تو ۷۲ فرقے ہیں، فرمایئے آپ ان میں سے کس سے متفق ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں ان سب سے متفق ہوں۔ اس پر وہ کہنے لگے حضرت تب تو آپ کافر ٹھہرے۔ آپ نے فرمایا، یہی آپ کی خوشی ہے تو میں آپ سے بھی متفق ہوں۔ اسی حقیقت کو شعر میں یوں نظم فرمایا:

مذہب عشق از ہمہ
مذہب جدا ستعاشقاں را
مذہب و ملت خدا ست

یاد رکھیے کہ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ حضرت شاہ شمس تبریزؒ کے مرید ہیں، وہ حضرت بابا کمال جندیؒ کے اور وہ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ کے۔

سلسلۂ کبرویہ کا خصوصی وصف:

یوں تو وسیع النظری، برداشت اور امن ومحبت تمام سلاسل صوفیہ کا بنیادی وصف ہے، لیکن سلسلۂ عالیہ کبرویہ، ہمدانیہ، نوربخشیہ کو اس بارے میں خصوصی امتیاز حاصل ہے۔ اس سلسلے کے بزرگوں نے جہاں ائمۂ اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ خصوصی محبت اور مودت کا اظہار فرمایا ہے وہاں صحابہ وامہات المؤمنین اور عالم اسلام کے دیگر اکابر ائمہ کا بھی احترام کیا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی روشن شخصیت خصوصیت سے قابل ذکر ہے، جن کو تمام اسلامی فرقے اپنا سمجھتے ہیں۔ جہاں محبت اہل بیت میں آپ نے 'مودۃ القربیٰ' جیسی کتاب تصنیف فرمائی اور حب علی علیہ السلام کو جزو ایمان قرار دیا وہاں آپ نے ذخیرۃ الملوک اور دیگر تصانیف میں دیگر صحابۂ کرام سے بھی جابجا واقعات نقل فرمائے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ آپ کا اصل مذہب تو اپنے ماموں اور مرشد حضرت علاء الدولہ سمنانیؒ کا مذہب یعنی مصوفیۂ تھا، لیکن اہل سنت والجماعت کے حنفی اور فرقی فرقے دونوں اپنی اپنی جگہ حضرت کے اپنے فرقوں سے منسلک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اہل تشیع ان کو شیعہ قرار دیتے ہیں۔ بنیادی سبب یہی ہے کہ کوئی انسان مجموعۂ حسن وخوبی ہو تو ہر کوئی اسے اپنا بنانے کی کوشش کرتا ہے یا کم از کم اپنائیت کا دعوے دار ضرور رہتا ہے۔

صحیح تصوف اسلام
شریعت مطہرہ پر سو فیصد عمل کا نام ہے۔ مرد وزن کا مخلوط رقص ہرگز ہرگز تصوف نہیں ہو سکتا اور دھمال کے نام پر جو یہ دھما چوکڑی آج ہو رہی ہے اس سے اسلام اور تصوف دونوں بدنام ہو رہے ہیں۔

حضرت نجم الدین کبریٰؒ اور حضرت شاہ ہمدان علی ثانی امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی یہ روایت حضرت غوث الاعظم امام العالم میر سید محمد نوربخش قہستانیؒ کی جامع الصفات شخصیت میں مزید نکھر کر سامنے آجاتی ہے، جب آپ نے جملہ اہل اسلام کے بیچ اختلاف کے خاتمے کا بیڑا اٹھایا اور امت مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی خاطر اپنی شہرۂ آفاق کتاب 'الفقہ الاحوط' تصنیف فرمائی۔ الفقہ الاحوط میں جملہ فروعی امور میں اعتدال اور وسیع المشربی کی روش اختیار کی گئی ہے، وہاں امت مسلمہ کے درمیان اتحاد واتفاق کے فروغ اور کفر والحاد کے فتاویٰ صادر کرنے کی حوصلہ شکنی اور پیش بندی کے لیے بھی دو ٹوک احکام صادر فرمائے گئے ہیں:

'باب امر بالمعروف ونہی عن المنکر' میں حضرت میر سید محمد نوربخشؒ فرماتے ہے۔ 'صاحب تمیز مسلمان کے لیے مناسب ہے کہ وہ احتسابی فریضہ انجام دینے میں کوتاہی نہ کرے۔ اس کام میں تمام نفسانی آلائشوں سے پرہیز کرے۔ یہاں تک کہ اس کا مقصد صرف اور صرف حکم خدا کی عظمت برقرار رکھنا اور خدا کی مخلوقات پر شفقت کرنا بن جائے۔ وہ کسی ایسے مسئلے کے بارے میں رائے زنی کی جسارت نہ کرے۔

باقی صفحہ نمبر 32 پر

قرآنیات

تفسیر نجم القرآن

حضرت نجم الدین کبریٰؒ

تفسیر نجم القرآن سے ایک اقتباس:

کان کی بیماریاں اور ان کا علاج:

الف: ظاہری کان کی بیماری دماغ کے خانوں کو لاحق ہونے والے عوارض، کان کے سوراخ میں اترنے والے عجیب وغریب مادوں اور کان کے راستے میں فاسد مواد کے جمنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ان رکاوٹوں کی وجہ سے سماعت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور اسے سماعت کے مخصوص فائدوں سے محروم کر دیتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ:

۱۔ ماہر ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق پرہیز کرے۔

۲۔ کان کے اندرونی حصے کو فاسد مادوں سے صاف کرے تا کہ دماغ کی تحلیل کی جانب نقصان دہ بخارات نہ اٹھیں۔

۳۔ اٹھنے والے بخارات سے دماغ کو صاف کرے۔

۴۔ دماغ کو بخارات سے صاف کرنے کے بعد اسے خوب قوت بہم پہنچائے تا کہ اس کی سماعت ٹھیک ہو جائے اور اس کے لیے سننا ممکن ہو جائے۔

ب: باطنی ملکوتی کان کو بیماری خرافات کے سننے اور حُبِ دنیا کا گندہ مادہ دل میں اترنے سے لاحق ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ:

۱۔ دنیا سے کنارہ کش رہے۔

۲۔ دنیا داروں کی صحبت سے پرہیز کرے۔

۳۔ فضول باتوں کے سننے سے بچا رہے۔

۴۔ دل سے حبِ دنیا کے مادے کو **ذکرِ تقلیبی** کے مسہل کے ذریعے نکال باہر کرے۔

ج: جبروتی سماعت کو بیماری حوران بہشت کی آرائش، رضوانِ جنت کی زیبائش اور عرشِ رحمان کے گرد ہمیشہ طواف رہنے والے مقرب فرشتوں کی تسبیح سے دل میں لذت وشوق کے پیدا ہونے سے لاحق ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ:

۱۔ غیر اللہ کی طرف توجہ کرنے سے پرہیز کرے۔

۲۔ غیر اللہ کی محبت کا مادہ **ذکرِ تقلیبی** کا دست آور معجون کھا کر دل سے مکمل طور پر خارج کر دے۔

د: لاہوتی کان کو حقائق کے سننے پر شعور و آگہی کے پیدا ہونے اور اس سے ذوق وشوق کے پانے سے مرض لاحق ہوتا ہے، جس کا علاج یہ ہے کہ:

۱۔ خود بینی سے مکمل پرہیز کرے۔

۲۔ ذوق و وجدان اور موجود کی محبت کو **ذکرِ اعظم** کے مسہل کے ذریعے اپنے دل ودماغ سے نکال دے۔

ذکرِ اعظم جسے فقراء کا معجون کہا جاتا ہے، ریڑھ کی ہڈی کے علاج میں استعمال ہونے والے معجون سے بھی زیادہ نافع ہے۔ ذکرِ اعظم کے معجون کے استعمال سے اس کی لاہوتی سماعت صحت یاب ہوتی ہے۔ عالم لاہوت کے حقیقی کان کا حال اسرار حق کو حق کے لیے، حق کے ذریعے حق ہی سے سنتا ہے۔

بقیہ: ذنوں کی تاثیر

قارئین کرام! بروج وساعات کی مزید تشریح مناسب حال معلوم نہیں ہے اس لیے ہم نے صرف اتفاقی صورت پر ہی اکتفا کیا۔ یاد رہے ان ستاروں اور بروج کی تاثیر حکمت خداوندی پر محمول ہوگی۔ جو کہ دراصل ہر چیز کا قادر مطلق مختار کل مالک ہے۔ باقی صفحہ نمبر 11 پر

سنتِ نبویؐ

آنحضرتؐ کا سونا جاگنا

فقیر محمد یوسف ظفر

آپؐ ابتدائے شب میں سوتے اور نصف شب کی ابتداء میں بیدار ہو جاتے۔ اٹھ کر مسواک فرماتے اور وضو کرتے اور جس قدر اللہ تعالیٰ نے مقدر کر رکھی ہوتی نماز پڑھتے۔ گویا بدن کے جملہ اعضاء اور تمام قویٰ کو نیند اور استراحت سے حصہ مل جاتا۔ آپؐ ضرورت سے زیادہ نہیں سوتے تھے اور ضرورت سے زیادہ جاگتے بھی نہیں تھے۔ چنانچہ جب ضرورت لاحق ہوتی تو آپؐ دائیں طرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے آرام فرماتے۔ حتیٰ کہ آپؐ کی آنکھوں پر نیند غالب آجاتی۔ اس وقت آپؐ شکم سیر نہ ہوتے نہ آپؐ فرش زمین پر لیٹ جاتے۔ اور نہ زمین سے بچھونا اونچا ہوتا بلکہ آپؐ کا بستر چمڑے کا ہوتا، جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوتی۔ آپؐ تکیہ پر ٹیک لگاتے اور کبھی رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ لیتے۔ اور سب سے بہتر نیند دائیں جانب کی ہے۔ (زادالمعاد)

حضور پاکؐ کی نیند بقدر اعتدال تھی۔ قدرے ضرورت سے زیادہ آپؐ نہ سویا کرتے نہ قدرے ضرورت سے زیادہ سونے سے باز رکھا کرتے۔ یعنی آپؐ خواب بھی فرماتے اور قیام بھی فرماتے۔ جیسا کہ نوافل و عبادات میں حضورؐ کی عادت کریمہ تھی۔ کبھی رات میں سو جاتے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے اس کے بعد سو جاتے اسی طرح چند بار سوتے اور اٹھتے تھے۔ اس صورت حال میں یہ بات درست ہے کہ جو نیند میں دیکھنا چاہتے وہ بھی دیکھ لیتے اور جو بیدار دیکھنا چاہتے وہ بھی دیکھ لیتے۔ (زادالمعاد)

حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ چمڑے کا تھا۔ جس میں کھجور کی درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضرت حفصہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپؐ کے گھر میں آپؐ کا بستر کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک ٹاٹ تھا۔ جس کو دوہرا کر کے ہم حضور پاکؐ کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے۔ ایک روز مجھے خیال ہوا کہ اگر اس کو چوہرا کر کے بچھا دیا جائے تو زیادہ نرم ہو جائے گا۔ میں نے چوہرا کر کے بچھا دیا۔ حضور پاکؐ نے صبح دریافت کیا کہ میرے نیچے رات کو کیا چیز بچھائی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ وہی روزمرہ کا بستر تھا۔ رات کو اس کو چوہرا کر دیا تھا تاکہ زیادہ نرم ہو جائے۔ حضور پاکؐ نے فرمایا کہ اس کو پہلی حالت پر رہنے دو۔ اس کی نرمی رات کو مجھے تہجد سے مانع ہوئی۔ (شمائل ترمذی)

اکثر احادیث میں وارد ہے کہ بستر کبھی ٹاٹ کا ہوتا تھا کبھی صرف بوریا ہوتا تھا۔ متعدد احادیث میں یہ مضمون ہے کہ اصحاب کرامؓ جب نرم بنانے کی درخواست کرتے تو حضور پاکؐ یہ ارشاد فرماتے کہ مجھے دنیوی راحت و آرام سے کیا کام۔ میری مثال تو اس راہ گیر کی سی ہے جو چلتے چلتے راستے میں ذرا آرام کرنے کیلئے کسی درخت کے سایہ کے نیچے بیٹھ گیا ہو اور تھوڑی دیر بیٹھ کر آگے چل دے۔ (خصائل نبوی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ ایک بوریے پر آرام فرما رہے تھے۔ جس کے نشانات حضورؐ کے بدن مبارک پر ظاہر ہو رہے تھے۔ میں یہ دیکھ کر رونے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا بات ہے کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ قیصر و کسریٰ ریشم و مخمل کے گدوں پر سوئیں اور آپؐ اس بوریے پر۔ حضورؐ نے فرمایا رونے کی بات نہیں ان کے لیے دنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت ہے۔ (خصائل نبوی)

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور اقدسؐ جس وقت آرام فرماتے اپنا دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور یہ دعا

پڑھتے ۔ترجمہ :اے رب تو مجھے اپنے عذاب سے بچالے جس روز تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔(شمائل ترمذی)

ایک صحابی کہتے ہیں کہ مجھے حضورؐ اقدس نے ارشاد فرمایا کہ سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھ کر سویا کرو۔ اسکے علاوہ بہت سی دعائیں پڑھنا بھی حضورؐ سے ثابت ہے ۔ (فتح الباری خصائل نبوی)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور ہماری (تمام ضروریات کی) کفالت فرمائی۔اور ہمیں ٹھکانا بخشا۔چنانچہ کتنے ہی ایسے شخص ہیں جن کا نہ کوئی کفالت کرنے والا ہے اور نہ (انہیں) ٹھکانا دینے والا ہے۔

آنحضرتؐ کھجور کی چھال بھرے ہوئے گدے پر،چٹائی پر، ٹاٹ پر، کبھی بان کی بنی ہوئی چارپائی پر اور کبھی چمڑے یا زمین پر آرام فرمایا کرتے تھے۔گھر میں کبھی آرام کے لیے تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے۔جس ٹاٹ پر حضورؐ آرام فرماتے اس کو صرف دوتہہ کر کے بچھانے کا حکم دیتے۔سوتے وقت آنحضرتؐ کی سانس کی آواز سنائی دیا کرتی تھی۔آپؐ کبھی چت لیٹتے اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر آرام فرماتے ۔مگر اس طرح کہ بستر نہیں کھلتا اگر بستر کھلنے کا اندیشہ ہوتو ایسے لیٹنے سے گریز فرماتے ۔اور حضورؐ بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

ترجمہ:اے اللہ تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں ۔(شمائل ترمذی)

اور جب جاگتے تو دعا پڑھتے ۔ترجمہ:سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم نے اس کی طرف اٹھ کر جانا ہے ۔(خصائل نبوی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ ہر رات جب بستر پر لیٹتے تو دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر دعا مانگنے کی طرح ملا کر سورۃ اخلاص اور معوذتین تین بار پڑھ کران پر دم فرماتے تھے ۔پھر تمام بدن پر جہاں جہاں ہاتھ جاتا ہاتھ پھیرلیا کرتے تھے ۔تین مرتبہ ایسا ہی کرتے تھے۔سر سے ابتداء کرتے اور منہ سے بدن کا اگلا حصہ پھر بقیہ بدن پر۔(شمائل ترمذی)

نبی اکرمؐ سونے کے وقت مختلف دعائیں پڑھنا بھی ثابت ہے اور کلام اللہ کی مختلف سورتیں پڑھنا بھی ثابت ہے ۔ایک حدیث میں حضور کا ارشاد بھی نقل ہے کہ جو شخص قرآن پاک کی کوئی سورۃ سوتے ہوئے پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اس کے لیے محافظ مقرر ہو جاتا ہے ۔جو جاگنے کے وقت تک اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے ۔مذکورہ بالا تین سورتوں کا پڑھنا خود حضورؐ سے ثابت ہے ۔ان کے علاوہ مسبحات یعنی ان سورتوں کا پڑھنا سبح ۔یسبح سبحان سے شروع ہوتی ہے وارد ہے ۔نیز الم سجدہ اور تبارک الذی کا ہمیشہ پڑھنا وارد ہے ۔ نیز آیۃ الکرسی اور سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتوں کا پڑھنا وارد ہے ۔ (فتح الباری خصائل نبوی)

آپؐ ایسے گھر میں آرام نہیں فرماتے تھے جس میں چراغ نہ جلایا گیا ہو ۔(زادالمعاد) آنحضرتؐ عام طور پر سونے سے پہلے وضو کر کے سونے کے عادی تھے ۔اگر رات کے کسی حصے میں آنکھ کھلتی تو قضائے حاجت کے بعد چہرے

اور ہاتھ کو دھو کر سوتے ۔(زادالمعاد) سونے سے پہلے دوسرے کپڑے کی تہبند باندھتے اور کُرتا اتار کر لٹکا دیتے ۔اور پھر آرام فرمانے سے پہلے بستر کو کپڑے سے جھاڑ لیتے ۔(زادالمعاد)

رات کو حضورؐ آرام فرماتے تو اپنی ضروری حاجت کے لیے چارپائی کے نیچے ایک لکڑی کی حاجتی رکھتے ۔آنحضرتؐ کے سرہانے ایک سُرمہ دانی رکھی ہوتی ۔ہر رات سوتے وقت سرمہ لگاتے آپؐ سیاہ رنگ کی سرمہ دانی رکھا کرتے تھے ۔آپؐ سُرمہ لگاتے تو ہر آنکھ میں تین تین بار سلائی لگاتے اور کبھی ہر آنکھ میں دو دو مرتبہ اور آخری ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگا لیتے ۔ (ابن سعد)

صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونور عرشہ وزینت فرشہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اجمعین ۔برحمتک یا ارحم الرحمین

سنت نبویؐ

محبتِ رسولؐ ہی اصل عبادت ہے

ہادی علی تمنا شگر

نبی پاک کی آمد سے قبل عرب وعجم جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں گم تھے۔ تہذیب نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ اسلام کا نام لینے والا کوئی موجود نہ تھا عورتوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا اور بعض چھوٹے چھوٹے واقعات پر کئی کئی سالوں پر محیط جنگیں لڑی جاتیں۔ کسی کی عزت نفس محفوظ نہ تھی۔ آپؐ کی آمد کی برکت سے ولادت کے سال اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں بیٹے تقسیم کیے اللہ کی غیرت نے یہ گوارہ نہ کیا کہ میرا محبّ اور پیارا دنیا میں تشریف لائے تو دوسری طرف بچیوں کے قتل وغارت کا بازار گرم رہے۔ لیکن ولادت باسعادت ہی کا ثمر ہوا اور اسلام کی برکت سے عورتیں معاشرہ کا ایک اہم ستون بن گئیں۔ عید میلاد منانے سے ایک تو ایمانی وجدانی کیفیات میسر آتی ہیں اور دوسرا ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ بھی اور اپنے پیارے اور شفیق آقا ومولاؐ کے ساتھ اظہار محبت بھی ایمان نام ہی محبت واطاعت رسول کا ہے۔ جیسے آپؐ نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک اپنی اولاد اپنے والدین حتیٰ کہ تمام انسانوں سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہ کرے۔ لہٰذا اس حدیث مبارک کی رو سے کائنات کی ہر چیز سے کئی درجہ زیادہ محبت کرنے کے لائق ذات مصطفیٰ ہے جو ایمان کی مضبوطی اور کامیابی کی ضمانت ہے عظیم محدث حافظ ابن حجر عسقلانی امام شبلی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ابولہب کے مرنے کے ایک سال بعد اسے بہت برے حال میں دیکھا اس نے کہا کہ تم سے جدا ہونے کے بعد آرام نصیب نہیں ہوا بلکہ سخت عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں۔ لیکن ہر سوموار کے روز میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہیں۔ (الامیتین فتح الباری ۹۔۱۴۵) ۔ پیر کے روز تخفیف عذاب کا سبب بیان کرتے ہوئے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضور جب پیر کے روز پیدا ہوئے اور یہ خوشخبری ثویبہ نے ابولہب کو دی اس نے انہیں آزاد کرنے کا حکم دیا اور اسی آزادی دینے کے عمل سے اس کے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہوگی۔ آپ اٹھے نماز پڑھائی اور نماز سے فراغت کے بعد سوال کرنے والے کو مخاطب کیا اور آپ نے پوچھا کہ تم نے قیامت کی تیاری کر رکھی ہے کیا اعمال تیرے پاس ہیں اس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ نماز روزہ کا کوئی زیادہ عمل میرے پاس نہیں یہ کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں اس پر آپ نے فرمایا کہ جو جس چیز سے محبت کرتا ہے قیامت کے دن اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا پس تو بھی قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے یعنی تجھے میری محبت رفاقت نصیب ہوگی۔ حضور کی ذات اقدس ہر عیب سے پاک اور ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے آپ کے اخلاق اور کردار صدق و تمنا کی گواہی کفار نے خود دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسین وجمیل بنایا۔ اللہ آپ کو ایسے ایسے معجزات عطا کیے جو کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئے ڈوبے ہوئے سورج کا پلٹنا، ستون کا سجدہ میں گر جانا، پتھروں کا آپ پر درود وسلام بھیجنا، جانوروں کا آپ کی بارگاہ میں عرض و نیاز کرنا، واقع معراج کا ظہور ہونا، کنکریون کا ہاتھ میں کلمہ پڑھنا، ایسے مافوق الفطرت ہیں جن سے اہل محبت اور اہل ایمان کو ایمان میں تقویت ملتی ہے اور آپ کی ذات کے ساتھ عشق ومحبت پیدا ہوتی ہے۔

عبادات

فضائل و مسائل طہارت

مولانا شکور علی انور

فطری و نورانی آداب:

اسلام دین ازلی اور ابدی ہونے کی بنیاد پر اس کے تمام مظہرات فطری اور عین منشاء خداوندی پر مشتمل ہیں۔ اس لیے تطہیر و پاکیزگی کے تمام آداب اسی فطری تقاضوں کے مطابق ہیں اور فطرتاً پسندیدہ اعمال پر مشتمل ہیں۔ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام نے ان کی پیروی کی ہے۔ یہ ایسے اداب ہیں جو انسانوں کو جانوروں سے ممتاز کرتے ہیں۔ انسانوں کو اپنی برہنگی چھپانی پڑتی ہے اس کے بال بڑھتے ہیں بدن گندہ ہوتا ہے کپڑے میلے ہوتے ہیں تو ان سب چیزوں کی اصلاح و درستگی شائستہ اور ناشائستہ انسانوں میں فرق پیدا کرتی ہے۔

چنانچہ حدیث میں ہے کہ چار چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں:

ا۔حیا کرنا ب۔عطر لگانا ج۔مسواک کرنا
د۔نکاح کرنا

ایک اور روایت میں ختنہ کرنا بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔ (ترمذی ابواب النکاح) حیا کرنے کا نتیجہ برہنگی چھپانا یعنی ستر عورت اور ضرورت کے وقت پردہ کرنا ہے عطر لگانا مسواک کرنا صفائی اور طہارت کے تمام اقسام کو التزام کرنا ہے۔ ختنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی مبارک نسل کی سنت ہے۔ یہاں تک کہ توراۃ کے بیان کے مطابق یہ خدا اور حضرت ابراہیمؑ کے درمیان عہد کی جسمانی نشانی ہے۔ (توراۃ پیدائش)

حضرت ابراہیمؑ انسانیت کے سب سے پہلے معلم ہیں ان کے عہد میں دنیا اس عمر کو پہنچ چکی تھی جبکہ اس کو تہذیب و وقار کے آداب بتائے جائیں (پیدائش)۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کو جسمانی طہارت و نظافت کے مختلف آداب سکھائے گئے جن کو خصال فطرت کہتے ہیں۔

امام بخاری کی ادب المفرد میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے سب سے پہلے ختنہ کرایا۔ مونچھیں ترشوائیں، ناخن کٹوائے۔ حدیث میں ہے کہ ایک صحابی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خصال فطرت پانچ ہیں۔

۱۔ختنہ کرنا ۲۔زیر ناف لینا ۳۔بغل کے بال صاف کرنا ۴۔ناخن اور ۵۔ مونچھیں ترشوانا
(سنن ابن ماجہ، صحیح، مسلم، باب خصائل الفطر)

ایک اور حدیث میں آداب فطرت دس تک پہنچا دیے گئے ہیں جن کی تفصیلات یوں ہیں۔

۱۔مونچھیں ترشوانا ۲۔داڑھی بڑھانا ۳۔ مسواک کرنا
۴۔ناک میں پانی ڈالنا ۵۔کلی کرنا ۶۔ناخن کاٹنا
۷۔انگلیوں اور داڑھی میں خلال کرنا ۸۔بغل کے بال لینا
۹۔زیر ناف بال صاف کرنا ۱۰۔پانی سے استنجا کرنا (مسلم شریف، باب خصائل الفطرہ)

فطرت کے یہ آداب اسلامی طہارت کے اصول بن گئے۔ چنانچہ وضو میں مسواک کرنا، مستحب انگلیوں میں اور داڑھی میں خلال کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور کلی کرنا وغیرہ وضو کا مستحب عمل قرار دیا گیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مونچھوں کے بڑھانے کا فیشن یورپ مگر داڑھی بڑھانے کے بجائے اس کے منڈوانے کا فیشن ابھی جوں کے توں ہے بلکہ زور پکڑ رہا ہے یہ باتیں فطرتی اور اسلامی شعار کے خلاف ہیں۔ سیرت کی کتابوں میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجوسیوں کے خلاف تم مونچھیں ترشواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

باقی صفحہ نمبر 29 پر

عبادات

عمرہ اور میقاتِ عمرہ

مولانا عارف حسین سکردو

عمرہ کے لغوی معنی زیارت کے ہیں ۔اصطلاحِ شرع میں مخصوص شرائط کے ساتھ بیت اللہ کی زیارت کو عمرہ کہا جاتا ہے۔عمرہ کے چار ارکان ہیں۔

(۱)احرام باندھنا (۲)طوافِ کعبہ (۳)صفاومروہ کے درمیان سفر کرنا (۴)سر منڈوانا یا بالوں کو چھوٹا کرنا۔

عمرہ ادا کرنے کے بھی تین طریقے ہیں۔ (۱)عمرہ تمتع (۲) عمرہ قران (۳)عمرہ مفردہ

میقاتِ عمرہ: عمرہ کرنے والوں کا میقات مکانی حجاج کا میقات ہی ہے۔اور عمرہ کا میقات زمانی پورا سال ہے۔البتہ جو لوگ حدودِ حرم کے اندر رہتے ہوں اور عمرہ کرنا چاہتے ہوں ان کے لیے حدودِ حرم سے باہر حل میں جا کر احرام باندھنے کا حکم ہے۔اس حکم کا ماخذ وہ روایت ہے کہ جب حضرت بی بی عائشہؓ نے عمرہ کرنے کی خواہش ظاہر کی تو آپؐ نے ان کے بھائی عبدالرحمان کو حکم دیا کہ وہ ان کو حل کی طرف لے جائیں اور وہاں سے احرام بندھوا کر لائیں۔اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مکہ کو عمرہ کے احرام باندھنے کے لیے حل میں جانا ضروری ہے۔اور الفقہ الاحوط کے باب الحج میں سید محمد نور بخشؒ کا فتویٰ بھی یہی ہے۔چنانچہ لکھتے ہیں:

وَمِیْقَاتُ مَنْ کَانَ بِمَکَّۃَ فِی الْحَجِّ الْحَرَمُ وَفِی الْعُمْرَۃِ الْحِلُّ مَنْ کَانَ مَوَاطِنُہٗ اَقْرَبَ مِنَ الْمَوَاقِیْتِ فَمِیْقَاتُہٗ بَیْتُہٗ ()

ترجمہ: جو شخص مکے میں ہو اس کے حق میں حج میں حرم میقات ہے۔ اور عمرہ میں حل ہے۔جس شخص کی رہائش گاہ ان میقاتوں سے بھی زیادہ نزدیک ہو اس کا گھر اس کے لیے میقات ہے اور مزید وضاحت کی خاطر شاہ سیدؒ لکھتے ہیں:

وَمِیْقَاتُ الْعُمْرَۃِ الْحِلُّ کَاَھْلِ مَکَّۃَ اِنْ اَرَادَ الْعُمْرَۃَ مَرَّۃً اُخْرٰی.

ترجمہ: اگر دوسری بار عمرہ کرنے کا ارادہ کرے تو عمرہ کا میقات اہلِ مکہ کے مانند حل ہے۔

الفقہ الاحوط اردو ترجمہ والے مطبوعہ دوسرے نسخوں میں مذکورہ عبارت میں ایک سقم ہے جس کی وجہ سے بعض حضرات غلط معنی کا شکار ہوتے ہیں۔وہ لفظ مطبوعہ اردو نسخوں میں لِاَھْلِ مَکَّۃَ مندرج ہے حالانکہ عبارت وہی درست ہے جو اوپر لکھی گئی ہے۔ یہی عبارت کَاَھْلِ مَکَّۃَ معتبر قلمی نسخوں میں ہے اور اسی باب کی پہلی عبارت کے مطابق اور مبین بھی ہے۔لہٰذا حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد یا پہلے عمرہ کرنا چاہیں تو ان کے لیے حل میں مقام تنعیم (جسے اب مسجد عائشہ کہا جاتا ہے) احرام باندھنے کے لیے جانا ضروری ہے۔بیت اللہ کے بار بار چکر لگانے کو طواف کہا جاتا ہے۔اس کو عمرہ کا نام دینا درست نہیں ہے۔عمرہ وہ عمل ہے جس میں مذکورہ چاروں ارکان ہوں صرف طواف کے لیے حل جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

بقیہ: ذوں کی تاثیر

چنانچہ خداوندی تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ. (سورہ النحل ۸۹)

اور ہم نے تم پر قرآن نازل کیا جو ہر چیز کی اصلیت کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور ہدایت اور رحمت اور مسلمانوں کے لیے تو بشارت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں گرمی سردی سے بچانے کے لیے لباس عطا کیا دراصل خدائے لم یزل ولایزال کی عنایت ہے اور اس میں بھی خدا ہی کی قدرت شامل ہے لباس تو فقط نفع کی چیز ہے۔جو انسانوں کے فائدے کے لیے پیدا فرمایا۔باقی مزید تشریحات کسی اور مقام پر یا کسی اور مضمون میں شامل کر دی جائیں گی۔

RESTORATION OF KHANQAH SUFIA NOORBAKHSHIA SHIGAR

Salimah Shiraj

the Gulabpur Khanqah in Skardu, Baltistan. The community contributed around 40 percent of total costs, in cash and kind, with the Aga Khan Trust for Culture providing technical advice financial assistance was provided by the German Embassy in Islamabad. AKTC's restoration efforts are predicated on community participation. From 2008 to 2009 the conservation and rehabilitation of the Gulabpur Khanqah was carried out by the Gulabpur community, which contributed around 40 percent of total costs in cash and kind. Technical advisers provided by Aga Khan Trust for Culture and financial assistance provided by the German Embassy in Islamabad.

The conservation project of Gulabpur Khanqah a mosque with meditation chambers has save a unique historic monument which has long served as a centre of social cultural and religious

UNESCO AWARD OF DISTINCTION FOR AKTC:

The Gulabpur Khanqah in Shigar valley, Skardu, Baltistan was recently awarded the "2010 Asia-Pacific Award of Distinction in Cultural Heritage" by UNESCO. For nine consecutive times, the Aga Khan Trust for Culture (AKTC) has won a NUESCO Asia Pacific Cultural Heritage Award for its conservation efforts in Pakistan's Gilgit-Baltistan province. Among earlier award, AKTC received commendation for its restoration o Baltit Fort in Hunza and Shigar Fort in Baltistan. A total of 33 entries from 14 countries in the region were submitted of consideration. The conservation project entries included museums, hotels, cultural institution, educational institutions, religious sites, industrial sites, public institutions, residential buildings, urban districts and islands. Member of the community helping with the restoration of

pillars and a painted wooden ceiling inside the prayer hall.

In the Northern Areas of Pakistan (now Gilgit-Baltistan) the AKTC activities are focus on the high valleys of Hunza and Baltistan, in the Karakoram Range, this whole area which was once a part of the old Central Asia Silk Route, was inaccessible to vehicular traffic until the construction of Karakuram Highway in 1978 increased accessible, coupled with the impact of tourist has included a rapid transformation of visions and adapted procedures capable of steering ongoing rapid change. AKTC experience in these areas has already indicated that meaningful restoration works need to be associated with the ongoing rehabilitation of traditional settlements as well as the promotion of building techniques.

Courtesy interval:

Salimah Shiraj, Communication Coordinator, Aga Khan Development Network.

activities for the surrounding communities. The project demonstrates the inclusion of yet another building type in the grassroots conservation movement already active in Shigar province.

"A great sense of commitment was demonstrated by the Gulabpur community, which makes the project an exemplar of community-led architectural restoration undertaken with a view toward sustaining living cultural traditions." Said by Salman Beg, Chief Executive Officer of the Aga Khan Cultural Service in Pakistan upon receiving the award.

The 331 year old Gulabpur Khanqah in Gulabpur village is sited on the western bank of the Shigar River 10 kilometers from where the Shigar and Indus River meet. The monument is accessible through the link road of Arandu valley, which is the main tourist attraction due to the proximity of Chago Lungma Glacier and the Golden Peak. The Khanqah display typical architectural features of Baltistan, such as the double proof with the classical Tibetan tower. The building is characterized by cribbage walls, as well as impressive wooden

دینیات

گناہ اور توبہ

ابراھیم سراج براھوی

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ○

ترجمہ: میں نے انسان اور جنات کو پیدا کیا ہے صرف اپنی عبادت کے لیے۔

اگر اللہ تعالٰی نے رسولوں اور نبیوں کو اس دنیا میں بھیجا ہے تو صرف اپنے احکام کو بنی نوع انسان تک پہنچانے کے لیے بھیجا ہے۔ انسان کی فطرت کا تقاضا یہ نہیں کہ وہ اللہ کے احکام کو توڑے اور شیطانی طرز زندگی اختیار کرے۔ جب اللہ تعالٰی نے ابلیس کو ملعون کیا تو اس نے اللہ تعالٰی سے مہلت مانگی کہ اے رب میری عبادت کے عوض مجھے بنی نوع انسان کے دل پر قیامت تک سوار رہنے کی مجھے مہلت دے کیونکہ اس انسان کی وجہ سے مجھ پر تیرا غضب آیا ہے تو اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا کہ اے ابلیس تجھے میں یہ مہلت دے دوں گا، لیکن میرے بندے کو بھی یہ امتیاز ہے کہ وہ جب تک توبہ کرے قیامت تک اس کے لیے میں توبہ کا دروازہ کھلا رکھوں گا۔ کیونکہ ہر انسان اوصاف اور اخلاق کے لحاظ سے چار اوصاف کی گنج میں ہے۔ ان چار اوصاف کا بیان امیر کبیر سید علی ہمدانی مرأت التائبین میں اس طرح فرماتے ہیں:

اوّل صفتِ ربانی: ارشاد ربانی ہے وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (الخ) میں نے انسان میں روح پھونکی۔ اس آیت کی رو سے اس کی فطرت، صفت ربانی کے تحت منتقل ہوتی ہے۔

دوم صفتِ شیطانی: ہر انسان میں مختلف شیطانی صفات ہیں جن سے حسد، مکر، فریب، نفاق گمراہی اور ظلمت وغیرہ جیسے جذبات کا ظہور ہوتا ہے۔

سوم صفتِ بہیمی: انسان میں صفت بہیمی سے لالچ، شر شہوت، چوری، حرام خوری، زنا اور لواطت جیسی برائیاں نکلتی ہیں۔

چہارم صفتِ سبعی: سبعی صفت سے غم وغصہ، بغض وعناد، مار دھاڑ، ظلم وستم، قتل وغارت اور اسی طرح ضرر پہنچانے والے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ہر بندے کے تین اعمال نامے کھولے جائیں گے:

۱۔ ایک میں ایسے گناہ درج ہوں گے جن کی معافی کی امید ہوگی جو اللہ تعالٰی اور بندے کے متعلق ہوں گے۔

۲۔ دوسرا وہ گناہ جس کی معافی کی امید نہ ہوگی اس کو دیوان شرک کہتے ہیں۔

۳۔ تیسرے کا بندوں کے درمیان ایک دوسرے کے حقوق العباد کے ساتھ تعلق ہوگا۔

گناہ کی دو قسمیں ہیں۔ گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ

علمائے امت کے درمیان گناہ کبیرہ کی تعداد میں اختلاف ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کے قول کے مطابق گناہ کبیرہ چار ہیں۔ شیخ ابو طالب مکی قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ گناہ کبیرہ سترہ ہیں ان میں سے چار دل میں اور چار زبان میں تین پیٹ میں دو شرمگاہ میں دو ہاتھ میں ایک پاؤں میں ایک سارے بدن میں ہے۔ وہ چار جو دل میں ہیں اوّل شرک۔ دوم معصیت پر اصرار کا عزم۔ سوم رحمت خداوندی سے مایوسی اور چہارم اللہ کی تدبیروں سے بے خوفی ہے۔ وہ چار جو زبان میں ہیں وہ یہ ہیں۔ اوّل جھوٹی گواہی۔ دوم پاک دامن پر تہمت لگانا۔ سوم جھوٹی قسم کھانا۔ چہارم جادو کرنا ہے۔ تین جو پیٹ سے ہیں۔ شراب نوشی، یتیم کا مال کھانا اور سود خوری ہیں۔ وہ دو جن کا تعلق شرمگاہ سے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 27 پر

احوالِ صوفیا

حضرت امام احمد غزالیؒ

(آخری قسط)

غلام حسن نوربخش

۴۔ علم کی غرض وغایت:

ایک دن امام محمد غزالیؒ نے اپنے برادر صوفی احمد غزالیؒ سے پوچھا کیا وجہ ہے جس کو ہم سبق دیتے ہیں چند روز کے بعد ہی ہمارے ساتھ مقابلہ پر تیار ہو جاتا ہے اور پاس ادب یا نظر استادی وشاگردی کا اثر تک نہیں رہتا اور جس کو تم سبق دیتے ہو وہ ہر دم ظاہر و باطن میں تم سے ڈرتا ہے اور تمہارا ادب کرتا ہے۔ حضرت امام احمد غزالیؒ نے فرمایا آپ اپنے شاگردوں کو ہستی کا سبق دیتے ہیں تو جو شخص ہستی کو مان کر زور دلائل سے کام لیتا ہے وہ آپ کو بھی اسی ہستی سے منوائے گا اور جب تک من فنا نہ ہو مقابلہ تو ضرور ہوتا رہیگا۔ اور ہم اپنے شاگردوں کو صرف لا سکھاتے ہیں اس کو یہاں تک یاد کرتا ہے کہ اس کے باطن اور دل میں یہ بات بخوبی منقش ہو جاتی ہے کہ میں فی الاصل کچھ نہیں ہوں۔ تو جب یہ بات لوح دل پر لکھی گئی تو بقول مُوتو اقبل ان تموتوا وہ نفسانیت کے اعتبار سے مرگیا۔ پھر جو شخص اپنے آپ کو مرا ہوا یا نیست جانے تو سب دنیوی قصے جھگڑے ختم ہو گئے۔

علم را بر من زنی یارے بود
علم را بر تن زنی مارے بود ا

سفر:

آپ نے ایران کے نیشاپور، طوس، مراغہ، تبریز، قزوین، ہمدان اور بغداد کا سفر کیا۔ آپ بڑے لاؤ لشکر کے ساتھ سفر کرتے تھے، گھوڑے پر سوار ہوتے تھے اور مال و دولت بڑی مقدار میں ساتھ رکھتے تھے۔

ایک دفعہ کسی نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ سارا دن دنیا کی مذمت کرتے رہتے ہو اور لوگوں کو قطع علائق کی ترغیب دیتے ہو اور خود اپنے پاس گھوڑوں، خچروں، اور اونٹوں کی قطار رکھتے ہو۔ آپ نے فرمایا من میخ طویلہ درگل زدہ ام نہ دردل ۲

تصوف وعرفان میں آپ کا مقام:

عین القضاۃ زبدۃ الحقائق کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

میں علوم رسمی کی گفتگو سے ملول ہوا تو امام غزالیؒ کی تصانیف کا مطالعہ کرتا رہا۔ چار سال تک ایسا کرنے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ مقصود ہاتھ آ گیا ہے تو کہا

ازل بھزل تنسب و رباب
و ارجع فھذا مربع الاحباب

نزدیک تھا کہ میں طلب کا سلسلہ ختم کرلوں اور جو علوم اب تک حاصل کر چکا تھا اس پر بس کروں۔ ایک سال اسی تذبذب کی حالت میں گزر گیا۔ ناگاہ سیدی ومولائی الشیخ الامام سلطان الطریقہ احمد بن محمد بن الغزالی ہمدان تشریف لائے۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بیس دن کے اندر مجھے بعض ایسی چیزیں معلوم ہوگئیں جن کے حصول کیلئے اگر میں عمر نوح بھی پاتا تو فنا کر دیتا۔۳

تصنیفات:

حضرت شیخ احمد غزالیؒ تصانیف کثیرہ کے حامل تھے۔ انہوں نے بکثرت کتابیں لکھیں۔ خوش قسمتی سے بہت سے رسالے اور کتابیں اب تک موجود ہیں اور کئی چھپ کر بھی دستیاب ہیں۔ ایران کے ایک محقق احمد مجاہد نے آپ کے گیارہ فارسی رسائل کو "مجموعہ آثار فارسی احمد غزالی" کے نام سے شائع کیا ہے۔ اسی طرح نصراللہ پور جوادی اور ڈاکٹر جواد نوربخش نے بھی آپ کے رسائل شائع کئے ہیں۔ پاکستان میں جناب نذیر رانجھا نے بحرالحقیقہ کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے ذیل

میں آپ کی چند تصانیف کی فہرست دی جاری ہے۔

بحر الحقیقہ:

یہ کتاب ایران میں اب تک تین بار باہتمام نصراللہ پور جوادی واحمد مجاہد شائع ہو چکی ہے۔ پاکستان میں محمد نذیر رانجھا نے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کیا ہے۔

بحر المحبۃ فی اسرار المودۃ (عربی):

یہ کتاب اب تک پانچ بار شائع ہو چکی ہے۔ ۱۳۴۵ش میں مرزا ابوالحسن قمشی نے اسرار عشق کے عنوان سے فارسی میں ترجمہ کر کے تہران سے شائع کیا۔ ۱۳۵۶ش میں بہ تصحیح محمد روشن تہران سے، ۱۱۷۶ء کو بمبئی سے، پھر بلا تاریخ بمبئی سے، ۱۳۱۲ میں تہران سے بعنوان احسن القصص، اور ۱۹۰۰ میں نئی دہلی سے شائع ہو چکی ہے۔

التجرید فی کلمۃ التوحید:

یہ کتاب ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں مصر سے شائع ہوئی۔ اس کے نسخے بنگال، بانکی پور، سلیمانیہ، تہران اور قاہرہ میں ہیں

داستان مرغان / رسالہ الطیر:

یہ رسالہ اب تک دو بار شائع ہو چکا ہے۔ ۱۳۵۵ش تہران بہ تصحیح نصراللہ پور جوادی، ۱۹۴۴ مجلہ مسلم ورلڈ جلد ۳۴ ترجمہ انگریزی۔ قلمی نسخے حیدیہ بھارت ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ میں ہیں۔

سوانح:

یہ تصوف میں بے حد مقبول و معروف کتاب ہے اور بے شمار بار شائع ہو چکی ہے۔ اس کے جرمن، انگریزی اور فرانسیسی میں ترجمے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے بے شمار نسخے پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں موجود نسخے گنج بخش اسلام آباد ۸۰۸۷، پنجاب یونیورسٹی ۶/۵/۲۱۳ ۶/۳۱۳ اور کراچی میوزیم ۶۷۵/۱۹۶۱/۱ ایچ ایم ہیں۔

لباب الاخیار:

یہ امام محمد غزالی کے احیاء العلوم کی تلخیص ہے۔ زمانہ تصنیف سے اب تک بہت مقبول و معروف رہی ہے۔ یہ کتاب ۱۳۰۸ھ میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے اور اس کی دوسری اشاعت ۱۳۲۸ھ میں دوبارہ مصر سے ہوئی ہے۔

اس کا قلمی مخطوطہ پرنسٹون یونیورسٹی میں تحت شمارہ نمبر ۱۲۸۲ محفوظ ہے۔

رسالہ عینیہ:

یہ رسالہ نصراللہ تقوی نے تازیانہ سلوک کے نام سے ۱۳۳۹ش میں تہران سے شائع کیا۔ ۱۳۰۸ش میں یہ مجلہ ارمغان چہارہ نمبر ۱ میں شائع ہوا۔ ۱۳۵۲ش میں ڈاکٹر جواد نوربخش نے آپ کی کتاب سوانح کے ساتھ شائع کیا۔ اس کے بے شمار نسخے پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں درج ذیل نسخے موجود ہیں۔

کراچی میوزیم ۱/۳۱۳/۲/۱۹۷۲/۱ ایچ ایم، گنج بخش اسلام آباد ۳۷۷۷، عبدالرشید فاروقی حافظ آباد اور حکیم فدا حسین قلندری گوجرانوالہ

تعلیمات اور اقوال زرین:

عشق و محبت الٰہی:

مرد کو چاہئے کہ دریائے عشق میں غواصی کرے اگر اس کی موج مہر اس کو ساحل لطف تک پہنچا دے تو فقد فاز فوزا عظیما اور اگر نہنگ قہر اس کو نگل لے (اس نے بہت بڑی کامیابی پائی تو فقد وقع اجرہ علی اللہ (اس کا صلہ اللہ تعالیٰ دے گا۔)۴

کیفیت عاشق و معشوق:

معشوق ہر حال میں معشوق ہے لہذا استغنا اس کی صفت ہے اور عاشق ہر حال میں عاشق ہے لہذا افتقار یا احتیاج اس کی صفت ہے۔ ۵

شریعت کی پابندی:

ہر کہ درراہ بند باید کہ فتوائے شرع را مقتدا سازد و ہرچہ دراو رخصت شرعی نبود البتہ دراو ہیچ طمع ندارد جو کوئی راہ طلب میں قدم رکھے چاہے کہ فتوائے شریعت کی پیروی کرے جس کی شریعت میں اجازت نہ اس کی

طمع نہ کرے۔ ۶

یادہ گوئی سے نجات کا نسخہ:

آپ فرماتے ہیں کہ جو کوئی لا یحب اللہ الجھر تا عفوا قدیر أ جمعرات کے دن چینی کی رکابی پر لکھے اور کنواں کے پانی سے دھو کر پی لے انشاء اللہ بیہودہ گوئی نہیں کرے گا۔ ۷

شاعری:

آپ ایک قادر الکلام عرفانی شاعر بھی تھے۔ ذیل میں تبرکاً آپ کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

اذا صحبت الملوک فالبس
من التوقی اعز ملبس
و ادخل اذا ما دخلت اعمی
و اخرج اذا ما خرجت اخرس

اگر بادشاہوں کی صحبت میں رہنے لگو تو احتیاط کا لباس پہن کر رہو جو تمہارے لئے کامل ترین لباس ہے۔ جب ان کی مجلس میں داخل ہونا چاہو تو اندھے کی طرح داخل ہو جاؤ اور جب نکلو تو گونگے بہرے کی مانند ہو۔ ۸

ہموارہ کہ تو دل ربودہ معذوری
غم ہیچ نیازمودہ ای معذوری
من بی تو ہزار شب نہ خون در بودم
تو بی تو شبی نبودہ معذوری ۹

با عشق رواں شد از عدم مرکب ما
روشن ز چراغ وصل و ایم شب ما
زاں مے کہ حرام نیست در مذہب ما
تا روز اجل خشک بیابی لب ما

گر زلف تو سلسلہ است دیوانہ منم
در عشق تو آتش است پروانہ منم
پیماں ترا بشرط پیمانہ منم
با عشق تو خویش و از تو بیگانہ منم ۱۰

وفات اور آخری آرام گاہ:

الموت باب کل نفس داخلوھا
والموت کاس کل نفس شاربوھا

موت ایک دروازہ ہے جس میں ہر جاندار کو داخل ہونا ہے اور موت ایک ایسا جام ہے جسے ہر جاندار کو چکھنا ہے۔

جب آپ کی عمر ۷۶ برس کی ہوگئی اور آپ ضعف و نقاہت کا شکار ہوئے تو درحالت نزع آپ کی گھوڑی کھل گئی اور بھاگ گئی آپ نے فرمایا جب ہم اس سے اتر پڑے تو اب جو چاہے سوار ہو جائے۔ ۱۱

وفات کا صحیح ترین سن ابن خلکان سبکی اور یافعی کے مطابق قزوین میں ۵۲۰ھ ہے جبکہ تاریخ گزیدہ میں ۵۱۹ نفحات الانس، سلسلۃ الاولیاء اور حبیب السیر میں ۵۱۷ھ مراۃ الصفا میں ۵۰۴ھ ہے۔

ان تاریخوں میں سے صحیح ترین ۵۱۷ھ / ۱۱۲۳ء ہے۔

مولوی غلام سرور نے تاریخ وصال یوں نکالی ہے۔

احمد آں محبوب دین احمدی
از فنا چوں رفعت در دارالمقام
"بلبل جنت" بگو تاریخ او
نیز شمس الدین احمد کن بہ نام ۱۲

آپ کی آرامگاہ قزوین شہر میں امام زادہ اسماعیل کے نزدیک پیچھے واقع ہے۔ قبر کی تعویذ مسجد کے تہہ خانے میں ہے۔ قبر پر دو پتھر نصب ہیں۔ دونوں پر ۱۲۹۶ھ میں محمود خیری کے قلم سے لکھا گیا ہے۔ خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

مراجع و مصادر:

۱۔ (شرح اوراد فتحیہ ص ۵) ۲۔ (سلطان طریقت ص ۱۷) ۳۔ (نفحات ص ۴۱۵) ۴۔ (رموز عشق ص ۲۳) ۵۔ (رموز عشق ص ۴۷) ۶۔ (سلطان طریقت ص ۱۷) ۷۔ (جواہر الاولیاء ص ۵۰) ۸۔ (مقدمہ سوانح ص ۹) ۹۔ (ریاض السیاحہ ص ۴۲۹) ۱۰۔ (ریاج العارفین روضہ اول ص ۴۷ و طرائق الحقائق ص ۵۷۴ ج ۲) ۱۱۔ (نفحات الانس ص ۴۰۵) ۱۲۔ (خزینۃ الاصفیاء جلد دوم ص ۱۹۔۳)

احوالِ صوفیہ

حضرت شیخ علی لالا غزنویؒ

غلام حسن نوربخش

آپ کا نام علی، لقب رضی الدین، عرف لالا، والد کا نام سعید اور نسبتی نام جوینی ہے۔آپ حضرت شیخ مجد الدین بغدادی اور شیخ نجم الدین کبریٰ کے مرید اور خلیفہ مجاز تھے۔تصوف و عرفان پر آپ کی ایک تصنیف آج بھی محفوظ ہے جس میں اس موضوع پر بہترین خیالات وافکار پیش کئے گئے ہیں۔آپ ایک بہت اچھے شاعر اور نثر نگار تھے۔

حضرت شیخ علی لالا افغانستان کے رہنے والے تھے اور لالا کا لفظ بھی افغانی ہے جس کے معنی برادر بزرگ، غلام اور روشن جبین کے ہیں۔۱

غالباً آپ کو لالا عزت و احترام کے طور پر کہا جاتا ہے۔ ایک تو آپ مشہور شاعر حکیم سنائی کے ابن عم تھے۔آپ بڑے وسیع المشرب شیخ طریقت تھے۔سینکڑوں اہل فضل و کمال سے ملاقات کی اور ان سے روحانی فیوض و برکات حاصل کئے انہیں سے خرقہ فضیلت بھی حاصل کیا۔

آپ ۳ ربیع الاول ۶۴۲ھ بمطابق ۲۲ اگست ۱۲۴۴ء بروز بدھ واصل الی الحق ہوئے اور غزنی کے نواح میں مدفون ہوئے۔جہاں دشت لالا میں آپ کا مزار اب بھی مرجع خلائق ہے۔

کلمۃ الثناء:

عبدالرحمن جامی

خواجہ اہل حال لالائے عزت و آل شیخ علی لالا

در بندگی تو آنکہ یکتا است
لالائے علی علی لالا است

آپ نے ایک سو چوبیس شیوخ کامل و مکمل سے خرقہ حاصل کیا۔۲

سید علی ہمدانی

شیخ الکامل السائر رضی الدین علی لالا ۳

سید محمد نوربخشؒ

وهو علي بن سعيد الجويني كان او حد الاولياء في زمانه بكثرة المجاهدة و ترك الدنيا و زينتها .شاغر كثير اراجلا و صحب مئته و ثلث عشر شيخاحتى و صل الى صحبته ابى الجناب نجم الدين كبرى حتى سار سيد المرشدين ۴

آپ علی بن سعید الجوینی ہیں۔آپ دنیا اور اس کے زینتوں کے ترک کرنے اور بکثرت مجاہدہ کرنے کی بناء پر اپنے زمانے کے اولیاء میں سے تھے۔آپ نے بکثرت پیدل سفر کئے اور ایک سو تیرہ مشائخ کی صحبت میں رہے۔یہاں تک کہ ابو الجناب شیخ نجم الدین کبریٰ تک پہنچے اور ان کی تربیت سے سید المرشدین بن گئے۔

جان محمد قدسی

نسبت او بسالک والا
شیخ عالم علی بن لالا ۵

شیخ علاؤالدولہ سمنانیؒ

شیخ علی لالا کے والد خود ایک صوفی تھے اور شیخ ابو یوسف ہمدانی کے مرید تھے۔فقر و سلوک کی ابتدائی تربیت اپنے والد محترم سے سیکھیں۔۶

ڈاکٹر احسان الدین انتخبری

شیخ غزنی شہ رضی الدین مست
با علی ہم نام و می نوش الست

قلب عالم گشت و عالم را مدار
شد قرار عاشقان بے قرار ے

زین العابدین شیروانی

عالم عامل و عارف کامل بودہ و فضائل صوری را با کمالات معنوی جمع نمودہ۔۹

آپ عالم باعمل اور عارف کامل تھے اور فضائل صوری و کمالات معنوی آپ میں یکجا تھے۔

آغاز سلوک:

ایک دفعہ آپ حج کے ارادے سے خراسان آئے تھے اور شیخ ابو یوسف ہمدانی کی خدمت میں پہنچے اسی موقع پر شیخ نجم الدین کبریٰ طلب حدیث کیلئے ہمدان جارہے تھے اور ہمدان سے ایک فرسنگ کے فاصلے پر شیخ علی لالا کے گاؤں میں اتر گئے تھے۔اسی رات شیخ علی لالا نے واقعہ میں دیکھا کہ زمین سے آسمان تک ایک سیڑھی چلی گئی ہے۔سیڑھی کے اوپر ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے نیچے سے بہت سے لوگ اوپر چڑھ رہے ہیں ۔سیڑھی کے آخر میں وہ آدمی ایک ایک کو پکڑ کر آسمان پر پہنچا دیتا ہے۔چنانچہ شیخ علی لالا بھی اس سیڑھی پر چڑھ گئے اور اس آدمی کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا جس نے آپ کو اپنی طرف کھینچا اور آسمان میں پہنچا دیا۔شیخ علی لالا نے یہ واقعہ اپنے والد کو سنایا تو انہوں نے کہا کیا اس شخص کو جانتے ہو۔آپ نے فرمایا میں اسے جانتا ہوں اور اس کا نام بھی جانتا ہوں ۔والد نے کہا کہ تمہاری کامیابی کی کلیداس کے پاس ہے ۔جاؤ اور اسے تلاش کرو۔آپ ان کی تلاش میں نکل گئے ۔جگہ جگہ گھومے پھرے مگر کوئی سراغ نہ ملا ۔دراصل شیخ نجم الدین کبریٰ ان دنوں بہت مصروف تھے اور مسافرت میں رہتے تھے۔۱۰

ایک بار آپ ترکستان میں شیخ احمد یسوی کی خانقاہ میں خلوت میں بیٹھے ہوئے تھے۔خوارزم سے ایک آدمی وہاں پہنچا۔شیخ احمد نے وہاں کے مشائخ کے بارے میں سوال کیا تو مسافر نے کہا کہ ان دنوں ایک نوجوان وہاں آیا ہوا ہے۔ بہت سے لوگ ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے ہیں۔شیخ کے استفسار پر بتایا کہ ان کا نام نجم الدین کبریٰ ہے۔نام سنتے ہی شیخ علی لالا خلوت سے نکل آئے اور چل پڑے۔اگر چہ شیخ احمد یسوی نے آپ کو روکنے اور سردی کے اختتام تک وہاں رکھنے کی کوشش کی لیکن آپ وہاں نہ رکے اور خوارزم پہنچ گئے ۔شیخ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو کر ریاضت کرنے لگے ۔۱۱

خدمت ومدد خلق:

مسلمانوں اور دوسرے انسانوں کی خدمت اور مدد بجائے خو طاعت الٰہی ہے ۔خدمت خلق بہترین عبادت ہے۔چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خیر الناس من ینفع الناس بہترین آدمی وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے ۔اسی طرح رفاہ عامہ قرون اولیٰ سے مسلمانوں کا طرہ امتیاز رہا ہے۔صوفیائے کرام کوشش کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے دوسروں کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچائیں۔

اس سلسلے میں حضرت شیخ علی لالا کا عملی نمونہ موجود ہے آپ خود فرماتے ہیں کہ ایک بار میں ایک بستی میں تھا کہ ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور کہا کہ میرے بھائی کو کسی نے پکڑ لیا ہے شیخ کو اس کی مدد کیلئے تشریف لے جانا چاہئے یہ سنتے ہی آپ ساتھ ہو لئے ۔اتنے میں بادل چھا گئے اور رات ہو گئی اور شدید برف باری شروع ہو گئی۔آپ نے سفر جاری رکھا۔آپ کو محسوس ہوا کہ راستہ گم ہو گیا ہے اور تاریکی میں پھنس گئے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور مناجات فرمائی ۔اچانک عصا کی نوک سے نور پیدا ہوا اور یہ نور روشن سے روشن تر ہوتا چلا گیا اور اسی کی روشنی میں راستہ طے کیا۔یہاں تک کہ صبح ہو گئی تو وہ نور گم ہو گیا۔اس نور سے بے حد وحساب فائدہ پہنچا۔چاہئے کہ ہر حال میں مسلمان بھائی کی اعانت کرے ۔۱۲

سفر ہندوستان اور فیض ابو رتن ہندی:

آپ نے ہندوستان کا سفر کیا اور ابوالرضا رتن سے ملے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے امانت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تک پہنچایا ۔حضرت علاؤالدولہ سمنانیؒ نے بھی

اسے درست قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ شیخ رضی الدین علی لالا نے ابوالرضا رتن بن نصر اللہ کی صحبت پائی تو انہوں نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت کنگھی عطا کی جو حضرت شیخ علاؤالدولہ کے پاس تھی اور جس کو انہوں نے کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا جس کے اوپر کاغذ رکھ کر اس پر یہ لکھ دیا تھا۔

هذا المشط من المشط رسول الله و صل الى هذا الضعيف من صاحب رسول الله و هذه الخرقة و صلت من ابى الرضا رتن الى هذا الضعيف. ١٣

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنگھیوں میں سے ایک ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس ضعیف کو پہنچی ہے اور یہ خرقہ ابوالرضا رتن سے اس ضعیف کو پہنچا ہے۔

اسی طرح شیخ علاؤالدولہ سمنانی نے اپنے قلم سے لکھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضی الدین علی لالا کے لئے امانت تھی۔

شیخ علی لالا سے صرف ایک کتاب ثابت ہے جو بھارت کے کسی شہر میں محفوظ ہے لیکن شیخ عبدالرحمٰن اسفرائنی کے ارشاد ہے کہ رسالہ درویش سلوک وخلوت نشینی میں جگہ جگہ آپ کے اقوال مندرج ہیں۔

اساتذہ اور شاگرد:

حضرت شیخ علی لالا ایک علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے آپ نے بہترین تعلیم وتربیت پائی تھی۔ آپ شیخ نجم الدین کبریٰؒ اور ان کے نامور مرید خواجہ مجدالدین بغدادی سے استفادہ کرتے رہے اور ان سے روحانی اکتساب فیض کرتے رہے ہیں۔ حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانیؒ کا بیان ہے کہ "شیخ رضی الدین علی لالا نے طریق انزوا وخلوت شیخ مجدالدین بغدادی سے لیا تھا اور خرقہ تبرک بھی انہی کے ہاتھوں پہنا تھا۔" ١٤

شیخ مجدالدین کی شہادت کے بعد آپ پھر شیخ نجم الدین کبریٰ سے استفادہ کرتے رہے یہاں تک کہ قطبیت کے درجے کو پہنچ گئے۔ جب شیخ نجم الدین کبریٰؒ شہید ہوئے تو آپ ان کے خلیفہ اور جانشین ہو گئے۔

ان کے علاوہ آپ بے شمار بزرگوں سے فیضیاب ہوئے اور ان سے خرقہ خلافت، تبرکات اور اسناد حاصل کئے۔

آپ کے بے شمار شاگرد اور مرید تھے، تاہم ان میں سے حضرت شیخ احمد ذاکر جوزجانی بہت مشہور ہیں جنہوں نے آپ سے خرقہ خلافت پایا اور آپ کے بعد وہی آپ کے خلیفہ اور جانشین ہوئے۔ آپ کے بارے میں حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانیؒ کا ارشاد ہے کہ "شیخ احمد ذاکر عجیب آدمی تھے۔ ان کا مرتبہ بڑا اونچا تھا۔ میں نے غیب میں ان کا روحانی مقام ابوالحسن خرقانی کے برابر پایا ہے اور رضی الدین علی لالا سلطان بایزید بسطامی کے برابر تھے۔ ١٥

ایک دوسرا نامور مرید شیخ عبداللہ تھا۔ جن کے بارے میں روایت ہے کہ شیخ عبدالرحمٰن اسفرائنی شمس الدین گجہ کے حوالے سے لکھتے ہیں جب شیخ رضی الدین علی لالا اسفراء پہنچے اور روح آباد کی خانقاہ میں اترے۔ وہاں کے عوام اور خواص جوق در جوق ملاقات کیلئے آئے۔ شیخ قبلہ رخ ایک صفہ پر بیٹھے ہوئے تھے اور اس مجلس میں بہت سے بزرگ تھے۔ آپ کے ایک مرید عبداللہ تجدید وضو کیلئے باہر چلے گئے۔ شیخ نے حاضرین سے کہا کہ یہ عبداللہ کیسے ہیں؟ سب نے کہا ایک عزیز درویش ہیں آپ نے فرمایا یہ ایک عزیز درویش ہی نہیں ہیں۔ تم لوگ ان کو معمولی سمجھتے ہو جبکہ یہ عبداللہ انصاریؒ کے قائم مقام ہیں۔ ١٦

شاعری:

آپ ایک علمی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد اور مشہور شاعر حکیم سنائی چچا زاد بھائی تھے حکیم سنائی بہت بڑے شاعر اور ادیب ہیں۔ علامہ اقبال نے سفر ہندوستان کے دوران سنائی کی عظمت کا اعتراف یوں کیا تھا۔

سنائی کے ادب میں میں نے غواصی نہ کی ورنہ
ابھی اس بحر میں ورنہ بہت ہیں لولوئے لالا

حضرت شیخ علی لالا بھی ذوق وشوق کے حامل بہت اچھے

شاعر تھے ذیل میں آپ کی شاعری کے نمونے درج کئے جاتے ہیں۔

اشکال طریقت نشور حل بسوال
نہ نیز بہ در باختن نعت و مال
تا جان نکنی خون نخوری پنجاه سال
از قال ترا رہ ننمایند بہ حال ١٧

ہم جان ہزار گرفتار تو است
ہم دل بہزار جان خریدار تو است
اندر طلبت نہ خواب باید نہ قرار
ہر کس کہ در آرزوی دیدار تو است ١٨

عشق ارچہ بسی خون جگرها دہدت
مخمور چو صدف کہ ہم گہرہا دہدت ١٩

وفات حسرت آیات:

آپ نے شیخ نجم الدین کبریٰ کی تلاش کے دوران سو مشائخ عظام سے فیض حاصل کیا اور زندگی میں ١٨٣ خرقہ خلافت پائے۔ وفات کے وقت بھی آپ کے پاس ١١٧ خرقہ خلافت پائے۔ ٣ ربیع الاول ٦٤٢ھ \ ١٢٣٣ء کو وفات پائی۔ مفتی غلام سرور نے تاریخ وفات یوں کہی ہے۔

آن رضی الدین علی لالا ولی
وصف او بیرون است از گفت و شنید
گفت تاریخ و صالش او خرد
سید اکرم علی بن سعید ٢٠

مزار شیخ علی لالا:

حضرت شیخ علی لالا نے اسفرائن (غزنی) میں وفات پائی چنانچہ آپ کے جسد خاکی کو سلطان محمود غزنوی کے پہلو میں دفن کیا گیا ۔غزنی کی تباہی اور مزار سلطان محمود کی بے حرمتی کے بعد یہ جگہ مکمل طور پر تباہ و برباد ہوگئی ۔موجودہ زمانہ میں یہ تباہ و برباد و ویران علاقہ ہے ۔ یہ علاقہ دشت لالا کہلاتا ہے اور غزنی شہر کے باہر شمال کی جانب واقع ہے ۔٢١

اس کے علاوہ آپ کا ایک اور مبینہ مزار اصفہان نصف جہان کے نواح میں بھی واقع ہے جس کی زیارت کیلئے لوگ دور دور سے آتے ہیں ۔یہ مزار گنبد علی لالا کہلاتا ہے اور پورے خطے میں مشہور ہے ۔٢٢

(دراصل ماضی میں بزرگوں سے منسوب درگاہیں اور قدم گاہیں عام رہی ہیں ۔کچھ بزرگوں کے بارے میں یہ حسن اعتقاد عام ہے کہ وہ جہاں چاہیں جاسکتے ہیں جسے معجزہ یا کرامت کا نام دیا جاتا ہے ۔چنانچہ مختلف علاقوں میں ان بزرگوں کی بیٹھکوں اور قدم گاہوں کا ذکر ملتا ہے ۔اس ضمن میں برصغیر میں پھیلی ہوئے قدم گاہوں اور بیٹھکوں کا نام لے سکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، حضرت علی علیہ السلام اور دوسرے بزرگان دین سے منسوب ہیں ۔ پروفیسر محمد ایوب قادری نے اپنی تحقیقی کتاب مخدوم جہاں گشت بخاری میں سو کے قریب ایسی قدم گاہوں اور زیارتوں کا پتہ دیا ہے ۔)

مراجع ومصادر:

١۔(گردش افغانستان و پاکستان ص ١١٨) ٢۔(نفحات ص ٤٠٠) ٣۔ (الطالقانیہ ص ١٣) ٤. (سلسلة الاولياء ص ٥٣) ۵. (تحفۃ الاحباب ص ٣٩٣)٦۔(چہل مجلس ص ٨٠) ٧۔(مقدمہ تحفانہ وحدت ص ٢٣) ٩۔(ریاض السیاحہ ص ٥٠٥) ١٠۔(چہل مجالس ص ٨٠۔٨١) ١١۔(چہل مجالس ص ٣٧، نفحات ص ٤٣٥) ١٢۔(مصنفات سمنانی ص ٢٩٣۔٢٩٤) ١٣۔(نفحات الانس ص ٤٢٦ مجالس المومنین ج ٢ ص ١٣٣) ١٤۔(صفحات فارسی ص ٣١٤) ١۵۔ (نفحات الانس ص ٤٣٧) ١٦۔ (کاشف الاسرار ص ٤٣) ١٧۔(سر سماع ص ٩) ١٨۔(ریاض السیاحہ ص ٢٩٠ نفحات الانس ص ٤٣٧) ١٩۔(ریاض العارفین ص ١١٨) ٢٠۔(خزینۃ الاصفیاء ص ٢٣٦) ٢١۔ (گردش افغانستان و پاکستان ص ١٧٨) ٢٢۔(ریاض العارفین ص ١١٧)

دنیائے حکمت

دنوں کی تاثیر

م ش کوروی

مکروہ اوقات:

سابقہ بیانات سے ہماری مدعا پر کافی شافی وضاحت ہو چکی ہے البتہ دن رات کی سعادت ونحوست کے ساتھ ساتھ ساعتوں یعنی اوقات کی نیک وبد پر بھی نظر رکھی جائے۔ بعض امور وحساب تو کل سر انجام دیے جاتے ہیں لیکن بعض دنیاوی امور کے علاوہ عبادات کی بھی مخصوص ساعات متعین ہے۔ جیسا کہ صبح کی نماز کے لیے پو پھٹنے کا وقت، ظہر کی نماز کے لیے زوال کے بعد نماز عصر کے لیے سورج غروب ہونے سے پہلے پہل مغرب کے نماز کے لیے آغاز شب نماز عشاء کے لیے عام طور پر پہلے پہر شب کا متعین ہے۔

اسی طرح قرآن وسنت سے تمام دیگر نمازوں جیسے نماز تہجد، نماز اشراق، نماز چاشت، نماز نوم وغیرہ کے لیے اپنی اپنی ساعت متعین ہے۔ علاوہ ازیں کچھ مکروہ ساعات بھی متعین ہیں۔ عبادات میں سے خاص کر نمازیں پڑھنا مکروہ ہیں۔ وہ اوقات یہ ہیں۔ طلوع آفتاب کا وقت، غروب آفتاب کا وقت، زوال کا وقت (دیکھئے فقہ الاحوط) اور حضرت شاہ سید ؒ نے اپنی کتاب فقہ الاحوط میں نکاح کے مکروہ امور متعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مناسب یہ ہے کہ آدمی نکاح کے بارے میں مکروہ صورتوں سے پرہیز کرے۔ مکروہ صورتیں یہ ہیں۔

ا۔ نکاح اس وقت وقوع پذیر ہونا جبکہ چاند برج عقرب میں ہو۔

ب۔ یا چاند حالت اجتماع یا حالت استقبال یا حالت مقابلہ نحسین یا حالت مقارنہ نحسین یا حالت تربیع کی صورتوں کے طاری ہونے کی وجہ سے منحوس حالت پہ ہو۔

ج۔ زہرہ حالت وبال یا حالت رجعت یا حالت رجعت سے کچھ پہلے یا حالت احتراق یا حالت ہبوط کے طاری ہونے کی وجہ سے کمزور پہلو میں ہو۔

د۔ چاند کا شعاع آفتاب کے نیچے ہونا۔

ہ۔ طالع کا برج منصلب ہونا خاص کر برج حمل کا ہونا۔

اور ساعتوں کی نیک وبد پہچاننے کے لیے اسلامی تعلیمات اپنی حکمتوں سے بھرپور مطالب کو گھیرے ہوئے عندیہ دیتی ہے۔ چنانچہ اس نکتہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت سید محمد نوربخش ؒ فرماتے ہیں کہ:

حسب ذیل مواقع میں اپنی بیوی سے جنسی رابطہ کرنا مکروہ ہے:

ا۔ چاند اور سورج گرہن کے وقت

ب۔ استویٰ کے وقت

ج۔ سرخ شفق کے دور ہونے سے پہلے

د۔ غروب آفتاب کا وقت

ہ۔ پو پھٹنے سے لیکر سورج نکلنے اور ایک نیزے کی مقدار سورج بلند ہونے تک کا وقت۔

و۔ ہر مہینے کی پہلی رات

ز۔ سفر کی حالت میں ازدواجی رابطہ بشرطیکہ پانی آسانی سے نہ ملتا ہو۔

ح۔ ننگے ہو کر جنسی رابطہ قائم کرنا

ط۔ احتلام کا شکار ہونے کے بعد غسل یا وضو سے پہلے

ی۔ کسی تیسرے شخص کا جنسی رابطہ قائم کرنے والے دونوں کی طرف دیکھنا

ک۔ جنسی اختلاط کے وقت محل انتفاع کو دیکھنا

ل۔ اس دوران قبلہ رخ ہونا یا پیٹھ کرنا

م۔ بلاضرورت جنسی خواہش پورا کرتے وقت بات چیت کرنا۔ (دیکھئے الفقہ الاحوط باب النکاح)

باقی صفحہ نمبر 6 پر

اخلاقیات

چادر اور چار دیواری

محمد حسین براہوی

اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے شاید ہی ایسا کوئی مذہب ہو جس میں اسے اتنا بلند مقام حاصل ہو۔ اسلامی معاشرے میں عورت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور ہر قوم کی معاشرت میں عورتوں کا مرکزی کردار ہوتا ہے کیونکہ انسان کی پیدائش کے بعد اس کی سب سے پہلی تربیت گاہ ماں کی گود ہوتی ہے۔ لہٰذا ماں کی عادات واطوار کو اپنانا اس کی تعلیمات پر عمل کرنا انسان کا فطرتی عمل ہے اس لحاظ سے عورت اسلامی تہذیب وثقافت کا ایک مضبوط حصہ ہے۔ جس کے سائے میں مسلمان قوم کی نئی نسلیں پروان چڑھتی ہیں۔ لیکن جب اسی حصے میں دراڑیں پڑ جائیں تو پھر قومیں اوج ثریا سے تحت الثریٰ میں آ گرتی ہیں۔ معاشرے کی تہذیب وتمدن اور ایک اسلامی معاشرے میں عورتوں کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے اور جب عورتیں اسلامی تہذیب وتمدن خاص کر اسلامی اصولوں سے بیگانہ ہو جائیں تو پھر اسلام سے ہٹ کر ایک معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ جو سیکولر اور بے دین معاشرہ کہلاتا ہے۔

ایک ایسا ہی معاشرہ اس وقت وجود میں آیا۔ جب روس نے بیسویں صدی کے تیسرے عشرے میں سمرقند و بخارا پر قبضہ کیا۔ سقوط بخارا کے فوراً بعد یہاں کی عورتوں نے بھر پور طریقے سے جدت پسندی اور آزادی نسواں کی ترویج اور اشاعت کا اہتمام کیا۔ کمیونسٹوں نے عورت کو اسلامی تہذیب اور اقدار سے بیگانہ کر کے انہیں گھر کی چار دیواری سے باہر کھینچ لانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی اور اس ضمن میں انہوں نے بڑے محتاط اور بظاہر بے ضرر طریقے اختیار کیے۔ ان سادہ لوح خواتین کو ایک طرف تو اس خوش فہمی میں مبتلا کیا گیا کہ ہمیں تمہارے مذہب وتہذیب، روایات ورسوم سے کوئی سروکار نہیں۔ ہم تو صرف عورتوں کی اقتصادی بہبود سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ دوسری طرف انہیں جدید معاشی وسائل فراہم کر کے کمیونزم کے جال میں پھنسایا گیا۔ جس طرح ہمارے یہاں ترقی پسندی کے جال میں عورتوں کو پھنسایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں روسی کمیونسٹ عورتوں کی وسیع پیمانے پر خدمات حاصل کی گئی۔ چنانچہ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کمیونسٹوں نے باقاعدہ ایک کمیٹی "وومین ڈیپارٹمنٹ" کے نام سے قائم کی۔ جس طرح ہمارے یہاں کچھ نام نہاد اداروں کی زیر نگرانی عورتوں کی الگ تنظیمیں بنائی جا چکی ہیں۔ اس کمیٹی کا واحد مقصد عورتوں میں جدید تعلیم وتنظیم پھیلا کر انہیں قدیم ثقافت اور اسلامی روایات سے برگشتہ کرنا تھا۔ اس کمیٹی کو روسی کمیونسٹ اراکین نے سب سے پہلے کچھ نادان مسلمان عورتوں کو اپنی کمیٹی کا حصہ بنایا اور پھر یہ کمیٹی گاؤں گاؤں دورے کرنے لگی۔ سب سے پہلے اس کمیٹی کی عورتوں نے مسلمان گھرانوں میں راہ ورسم بڑھانی شروع کی۔ جب وہ کافی شناسائی پیدا کر چکے تو انہوں نے سب سے پہلے عورتوں کے ذہن اور مالدار طبقے پر چھاپہ مارنے کو کوشش کی لیکن عورتوں کا یہ طبقہ ان کی طرف متوجہ نہ ہو سکا تو انہوں نے مفلس طبقہ کی طرف رُخ کیا۔ جہاں افلاس وغربت اور جہالت جیسی کمزوریوں کی بنا پر کامیابیوں کے آثار زیادہ نمایاں تھے۔ روسی عورتیں اس کے پاس جاتیں اور انہیں روئی کاتنے کو دیتیں۔ اکثر و بیشتر کسی بھی کام پر لگا کر زیادہ سے زیادہ اجرت ادا کرتیں۔ پیسے میں واقع بڑی کشش ہوتی ہے۔ پھر جہاں افلاس وغربت کا دور دورہ ہو وہاں تو پیسے والے مکمل طور پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔

آج کل ہمارے یہاں بھی عورتوں کی فلاح کے نام سے تنظیمیں سرگرم عمل ہیں۔ کمیونسٹ عورتوں نے ابتدا میں اُمورِ خانہ داری

میں اصلاح وترمیم کے مشورے دینے پر ہی اکتفا کیا۔ پھر جب دیکھا کہ عورتیں ان سے مانوس ہو گئی ہیں تو انہیں باہر کی دنیا کے سبز باغات دکھانا شروع کیے اور انہیں آمادہ کیا کہ وہ گھر کی چار دیواری سے بے نیاز ہو جائیں اور پھر چادر سے بے نیاز ہو جائیں۔ چادر اور چاردیواری سے عورت کو باہر لانے کے لیے کمیونسٹ عورتوں نے ہر ممکن کوشش اور حربے استعمال کیے اور آخر ان شیطانوں کے ناپاک عزائم پورے ہونے لگے۔ یہاں تک کہ عورت "ترقی" اور "آزادی" کے نام پر چادر اور چاردیواری دونوں سے بے نیاز ہو گئی۔ یوں اس خالص اسلامی معاشرے کو کمیونسٹوں نے ناپاک اور گندہ کر دیا اور پورا معاشرہ بے حیائی کی زد میں آ گیا اور اس معاشرے میں وہ سب کچھ ہونے لگا جس کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ یہ ہے سوشلزم میں عورت کی "ترقی" اور حسین مناظر اور اس کا انجام!!!

حیا سوزی اور فحاشی کی گرم بازاری کے ان ہتھکنڈوں کے ذریعے بالآخر کمیونسٹ اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہو گئے اور یوں مسلمان عورتیں جنہوں نے بڑے بڑے عظیم الشان فرزندانِ اسلام کو جنم دیا، بانجھ ہو گئیں "ترقی" و "آزادی" کی منازل طے کرنے والی سمرقند و بخارا کی عورتوں کی "اٹھان" کی اس داستان میں آج کی عورتوں کے لیے بھی درسِ عبرت پنہاں ہے جو جدت پسندی اور مغربی تہذیب کی دلدادہ ہے۔ اس سے آگے ان مظلوموں کے ساتھ کیا کچھ ہوا۔ مسلمان عورتوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا۔ وہ سب رقم کرنے کی ضرورت نہیں۔ بہرحال ہمارے یہاں بھی عورتوں کو چادر اور چار دیواری سے بے نیاز کرنے کے لیے کئی ادارے فلاحی کاموں کے بہانے عورت کو دین سے بے دین کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ لیکن ہماری آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ گویا ہم اندھے ہو گئے ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ آنکھوں پر پڑے پردے کو ہٹایا جائے اور عورتوں کو چادر اور چاردیواری کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری عورتیں بھی سمرقند و بخارا کی عورتوں کی طرح ......!!!

بقیہ: کامیابی اور خوشی ایک سکہ کے دو رخ

رہتے ہیں جو ان کو کسی منزل کی طرف نہیں لے جاتے" اس سے ہمیں

[illegible]

تعارف سرورق

کرسمہ تھنگ سکرو بمقام کھانوق جسے اب حیدرآباد کہتے ہیں پر ایک دیندار شخص علی حسین چھورتی نے اپنے گھر کے ساتھ ایک چھوٹا سا مسجد تعمیر کیا تھا۔ جوں جوں آبادی بڑھتا گیا تو مسجد کی توسیع ناگزیر ہوتی گئی۔ سال 2004 کے اوائل میں صوبیدار (ر) حاجی محمد ابراہیم کی سربراہی میں ایک کمیٹی نے اس مسجد کی توسیع کے لیے دائیں بائیں مالکان سے مزید زمین خریدی اور تعمیر نو کا کام شروع کیا۔ مذہب حقہ کے تمام لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت بغیر کسی بیرونی و اندرونی امداد کے تین منزلہ مسجد و مدرسہ کی تعمیرات مکمل کی جو اس وقت سکرو شہر میں ملت صوفیہ نوربخشیہ کا ایک مثالی عبادت گاہ اور درسگاہ ہے۔

اندازہ ہوتا ہے کہ ہمیں سب سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ کہاں محنت کرنی چاہیے کن کن راستوں پر چلنا چاہیے بڑے غور وفکر کے بعد کوئی قدم اٹھانا چاہیے تاکہ ہماری محنت رائیگاں نہ جائے انگریزوں نے ہر کام نہایت غور وفکر اور سوچ سمجھ کر کیا۔ کوئی بھی کام بغیر منصوبہ بندی بغیر خلوص کے نہیں کیا۔ وقت کا خاص خیال رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آج پوری دنیا پر راج کر رہے ہیں ہر شعبہ ہائے زندگی میں ان کو دوسری قوموں پر برتری حاصل ہے۔ آج دنیا کی کئی قومیں اپنے راستوں پر چل کر ترقی کی منازل طے کر رہی ہیں۔

اب ہم کوشش کرتے ہیں کہ خواہشات اور ضروریات میں موجود فرق واضح کریں۔ خواہشات بادشاہوں کی بھی پوری نہیں ہوتی ہیں جبکہ ضروریات ایک فقیر کی بھی پوری ہو جاتی ہیں۔ ہمیں خواہشات کے پیچھے پڑنے کی بجائے ضروریات کو پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہماری خواہشات پوری نہ بھی ہوں تو ہم زندہ تو رہ سکتے ہیں۔ مگر ہماری ضروریات پوری نہیں ہوتیں تو ہم کبھی بھی خوشی حاصل نہیں کر سکتے۔ بہرکیف ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہم اپنے آپ سے مطمئن ہیں تو ہم کامیاب ہیں یقین کیجیے کامیابی صرف مادی ترقی اور مادی خوشحالی کا نام نہیں یہ درحقیقت ایک غیر مادی حالت ہے جہاں انسان خوش ہوں اور اپنے آپ سے مطمئن ہوں اور خوشگوار زندگی گزار رہے ہو۔ اسی کا نام کامیابی ہے۔

نوافلات

نمازِ تہجد کے روحانی اور طبی فوائد

نثار علی دانش

نمازِ تہجد اللہ کے ہاں بہت مقبول ہے۔نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اسی نماز کا ثواب ہے۔قرآن پاک میں تہجد کی فضیلت کے بارے میں ارشاد ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ○ اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰھُمْ رَبُّھُمْ ط اِنَّھُمْ کَانُوْ قَبْلَ ذٰلِکَ مُحْسِنِیْنَ ○ کَانُوْ قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ ○ وَ بِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ (ط)

(سورۃ الذاریات آیت ۱۵ تا ۱۸)

ترجمہ: بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں لطف اندوز ہوتے ہوں گے۔ان نعمتوں کو کیف سرور سے لیتے ہوں گے جوان کا رب انہیں دیتا ہوگا۔بے شک یہ وہ لوگ ہیں جو اس سے قبل صاحبِ احسان تھے۔وہ راتوں کو تھوڑی سی دیر سویا کرتے تھے۔اور رات کے پچھلے پہروں میں اٹھ اٹھ کر مغفرت طلب کرتے تھے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ط وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ط سورۃ الفرقان (آیت ۶۳ تا ۶۴)

ترجمہ: اور خدا کے رحمان بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں۔اور جب ان سے جاہل لوگ بات کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں۔اور یہ وہ لوگ جو اپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیام میں راتیں بسر کرتے ہیں۔

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا:

ترجمہ: تم لوگوں کو چاہیے کہ راتوں کو قیام کرو،اس لیے کہ تم سے پہلے نیک بندوں کی بھی یہی عادت تھی۔یہ تمہارا اپنے رب سے قربت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔یہ عمل تمہاری برائیوں کو مٹانے والا اور تمہیں گناہوں سے بچانے والا ہے۔ (ترمذی)

محاسبۂ نفس کا وقت:

تہجد کا وقت اپنی ماضی کی زندگی کا محاسبہ کرنے اور اپنے کیے ہوئے گناہوں پر ندامت کا بہترین وقت ہے۔اس وقت انسان کی یادداشت کی صلاحیت اپنے عروج پر ہوتی ہے۔1990ء کی دہائی میں امریکہ کے سائنسی جریدے (American Scientific) میں ایک ریسرچ چھپی تھی،جو امریکہ کی یونیورسٹی آف پنسلوینیا اور اسرائیل کی ایک یونیورسٹی میں کی گئی تھی اور جس میں انسانوں اور جانوروں کے دماغوں پر برقی الیکٹروڈ لگا کر نیند کے دوران ان کے دماغوں کا تجزیہ کیا گیا۔اس تحقیق کا نتیجہ یہ تھا کہ نیند لینے کے بعد انسانی یادداشت کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔اس لحاظ سے رات کی آخری گھڑی میں جب بندہ نیند سے بیدار ہو کر تہجد ادا کرتا ہے تو دعا کے دوران اپنی ماضی کی کوتاہیوں کو رات کی خاموشی میں بآسانی یاد کر سکتا ہے۔آئندہ کے لیے اپنے گناہوں سے صدقِ دل سے توبہ کر سکتا ہے۔

توبہ کا بہترین وقت:

اللہ کے حضور اپنے گناہوں سے مغفرت طلب کرنے کا بہترین وقت تہجد کا ہے۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا رب ورتر آسمان پر اترتا اور فرماتا ہے۔کہ کوئی میرے حضور دعا کرنے والا ہے۔کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اس کا جواب دوں؟ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں؟

(بخاری،مسلم،ابوداؤد،ترمذی)

قبولیت کے تقاضے:

تہجد کے وقت انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور اپنی غلطیوں پر پشیمان و نادم ہوتا ہے۔ اور آئندہ ان گناہوں کو نہ کرنے کا عہد کرتا ہے۔ مگر اس کی دعاؤں کی قبولیت کا دارومدار اس عمل پر بھی ہے کہ وہ حلال ذریعہ سے رزق کمائے۔ اور حرام کی آمیزش اپنے رزق میں نہ کرے۔ علاوہ ازیں وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پابندی میں بھی سرگرداں نظر آتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: جس شخص کی کمائی اور آمدنی حرام ہو اور اس کی خوراک، مشروب اور لباس حرام کی کمائی سے آئے ہوں تو ایسے شخص کی دعا اللہ کیسے قبول کرسکتا ہے۔ (صحیح بخاری)

تہجد کے وقت اُٹھنے کے طبی فوائد:

رات کے آخری گھڑیوں میں اٹھ کر تہجد ادا کرنے سے ویسے تو وہ تمام میڈیکل فوائد حاصل ہوتے ہیں جو ہر نماز سے حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً جسم کے پٹھوں اور جوڑوں کی روزانہ ورزش، سجدہ کی وجہ سے چہرے کے مساموں میں خون کی مزید گردش، انسان کے sinuses میں جمع شدہ بلغم کا اخراج، رات کا تنفس کی رفتار آہستہ ہونے کی وجہ سے پھیپھڑوں کے مکمل طور پر کھل نہ سکنے کی وجہ سے جو ایک تہائی ہوا جمع ہوتی ہے۔ اسے بھی پھیپھڑوں سے نکلنے اور داخل ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔ سجدے کی حالت میں دماغ کو زائد خون پہنچتا ہے جو اس کی نشوونما کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ترجمہ: میری امت کے لیے صبح اُٹھنے میں برکت رکھی گئی ہے۔

رات گئے سونا اور دن چڑھے اٹھنا:

امریکہ کے نامور مفکر سیاستدان اور سائنسدان بینجمن فرینکلن (Benjamin Franklin) سحر خیزی کے انہی فوائد کے پیش نظر اپنی کتاب (Almand Richards Poor) میں رقمطراز ہیں:

"Early to bed and early to rise. Makes the man healthy, wealthy and wise."

ترجمہ: رات کو جلدی سونا اور صبح کو جلدی اٹھنا انسان کو صحت مند، مالدار اور عقل مند بناتا ہے۔

اس تحقیق کے سربراہ سائنسدان ڈاکٹر کریک نے بتایا۔ ہمیں روزانہ لازمی آٹھ گھنٹے سونا ضروری نہیں یہ بات واضح ہے کہ رات کو ساڑھے گھنٹے سونا بھی صحت کے لیے محفوظ ہے۔

دماغی قوت میں اضافے کا وقت:

تہجد کے وقت اٹھنے سے دماغی قوتوں کو بھی تقویت ملتی ہے۔ ۲۰۰۰ء میں امریکہ کے میڈیکل جریدے جنرل آف امریکن کالج آف ہیلتھ (pg 125,13ovol.4) میں ایک ینگ برنگھم یونیورسٹی (Young University Bringham) کے ۱۸۴ طلباء پر یہ ریسرچ کی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ طالب علم جتنی دیر سے صبح بیدار ہوتے تھے، امتحانات میں ان کے نمبر اتنے ہی کم آئے تھے۔ امتحانات میں بری کارکردگی اور کم مارکس حاصل کرنے کا اطلاق ان طالبعلموں پر بھی ہوتا تھا جو ویک اینڈ (Week End) کی صبح کو دیر سے بیدار ہوتے تھے اس کے برخلاف سحر خیزی کی عادت رکھنے والے طالب علموں کی امتحانات میں کارکردگی بہت اچھی تھی۔

جاری ہے..........

بقیہ تصوف کی خبریں

سعادت مندی

مدرسہ شاہ ہمدان عوامی کالونی کراچی کے طالباء شبانہ دختر عبدالرحیم نے مدرسہ ہذا سے دعوات صوفیہ مکمل حفظ کرلی ہے۔ مذکورہ نے دعوات صوفیہ کے تمام دعائیں اور عملیات مکمل حفظ کیا ہے۔ مدرسہ ہذا میں اس وقت کل ۹۴ طلباء اور ۲۲ خواتین زیور تعلیم سے آراستہ ہیں۔ درس و تدریس کا فریضہ اویس قرنی کوروی ادا کررہے ہیں۔

رپورٹ اویس قرنی

تعزیتی اجلاس

گزشتہ دنوں تحکس سٹوڈینٹ ہاؤس اسلام آباد میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں سید علی الموسوی کی وفات پر فاتحہ خوانی کی اور سوگواروں سے دلی تعزیت کی۔ رپورٹ: محمد الیاس آرزو

اظہار تشکر

بندہ ناچیز کو اس سال سردیوں کی چھٹیوں میں راولپنڈی اسلام آباد اور لاہور مہتمم مدرسہ شاہ ہمدان کے حکم پر سالانہ چندہ کے لیے جانے کا موقع ملا۔ شمع تصوف کے پروانوں نے دل کھول کر عطیات دیے۔ خصوصاً مولانا انور تحلوی، کامران ایچ حسرت اور دانیال محمود نوری کا بہت مشکور ہوں جنہوں نے وقت نکال کر میرے ساتھ عطیات جمع کرنے میں ہر ممکن تعاون کیا۔ میری دعا

ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین!

رپورٹر: مولانا محمد علی عارف

تقریب سالانہ نتائج

مدرسہ شاہ ہمدان سرک ڈونگس میں سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ جس میں مدرسہ میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کے علاوہ دیگر معززین نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کی سعادت محمد اخلاق نے حاصل کی۔ اس کے بعد شبانہ اور سمعوا نے نعت پیش کی۔ زیبا، محمد اظہر، محمد عتیق، اینڈ محمد اکرم نے تقریر کی۔ صدر معلم اخوند محمد ابراہیم، مرزا حسین، محمد رضا ضیاء، سید علی الموسوی حاجی علی حسین اور محمد عبداللہ نے اسلامی تعلیمات پر زور دیا۔ آخر میں معلم محمد ابراہیم نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ایوارڈ دیے۔ مہرین، جوزیہ مریم، عقیلہ، فرزانہ اور صغیرہ نے اپنے اپنے درجات میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

رپورٹر: سلیم تصوفی

تقریب حلف برداری

گزشتہ دنوں NYF لاہور یونٹ کے زیر اہتمام نئی کابینہ کی حلف برداری کی تقریب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ لاہور میں منعقد ہوئی۔ نئے منتخب اراکین کے نام درج ذیل ہیں۔ صدر ڈاکٹر اقبال حیدر، نائب صدر غلام علی راجو، جنرل سیکرٹری محمد حسین، ڈپٹی جنرل سیکرٹری محمد ایوب شگری، فنانس سیکرٹری محمد یعقوب، اسسٹنٹ فنانس سیکرٹری محمد فیاض فیضی، سیکرٹری نشرو اشاعت فدا علی، سیکرٹری ایجوکیشن محمد امین، آفس سیکرٹری محمد اسماعیل، کوارڈینیٹر شرافت علی۔

رپورٹر: غلام علی راجو

تعمیر و توسیع خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ براہ پا ئین

گزشتہ دنوں زیر تعمیر و توسیع خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ براہ پائین کے ستونوں کو نصب کیا۔ اس کار خیر کے لیے ملت صوفیہ نوربخشیہ کے ممتاز علمائے کرام جن میں فخرے نوربخشیہ الحاج سید جمال الدین الموسوی، مرشد اعظم الحاج محمد ابراہیم فقیر، مفتی اعظم الحاج محمد عبداللہ اور سید سلطان محمد الموسوی تشریف فرما تھے۔ پہلے چار ستونوں کو انہی ہستیوں نے اپنے مبارک ہاتھوں سے کھڑا کیا۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی علمائے کرام اور کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر بہت سارے مخیر حضرات نے دل کھول کر ڈھائی لاکھ روپے کے قریب عطیات دیے۔ تمام علمائے کرام اور دیگر لوگوں نے خانقاہ ہذا کی کمیٹی کے ممبران عیسیٰ قمبر، غلام رسول، محمد بشیر، احسان علی اور محمد ایوب کے کارکردگی کو سراہا۔ آخر میں کمیٹی والوں نے تمام حاضرین محب دین کا شکریہ ادا کیا۔

رپورٹر: نوید قمبر

بقیہ: قارئین کے خطوط

☆ رسالہ بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔ کچھ اقوال زرین بھیج رہی ہوں شائع فرمائیں۔ میری دعا ہے کہ مذہب حقہ کو دن دگنی ترقی عطا فرمائے۔ (امینہ بتول ڈونگس)

☆ بڑی محنت اور مطالعے سے ایک مضمون ارسال ہے۔ امید ہے شائع فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں گے۔ (ایثار حسین)

☆ رسالہ کا پرانا قاری ہوں رسالے میں شائع تمام مضامین شوق سے پڑھتا ہوں اور مستفید ہوتا ہوں۔ رسالہ کو ماہانہ شائع فرمائیں۔ شکریہ!

(محمد اشرف عاصی)

بقیہ: گناہ اور توبہ

نا اور لواطت ہیں۔ اور دو وہ جو ہاتھ سے تعلق رکھتے ہیں ناحق قتل اور چوری ہیں۔ اور جو پاؤں سے تعلق رکھتا ہے وہ میدان جنگ سے فرار ہونا ہے۔ اور پورے بدن کے ساتھ تعلق رکھنے والا گناہ عاق الوالدین ہونا ہے۔ گناہ صغیرہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ترجمہ: کہ تم میری رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ اس کے رحم و شفقت کو دیکھو کہ فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (التحریم) ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کی درگاہ میں خالص توبہ کیا کرو۔ علماء نے فرمایا: ہر گناہ سے توبہ فرض ہے۔ پھر اگر گناہ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو۔ کسی بندے کا حق اس سے متعلق نہیں تو اس سے توبہ کی تین شرائط ہیں۔ ۱۔ گناہ کو ترک کرنا ۲۔ گناہ پر شرمسار ہونا ۳۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا۔ اگر ان میں سے ایک شرط معدوم ہو گئی تو توبہ صحیح نہیں ہوگی اور گناہ کا تعلق کسی بندے کے حق سے۔ تو پھر اس کی چار شرائط ہیں۔ تین مذکورہ بالا اور چوتھی یہ ہے کہ حق والے کے حق سے بری الذمہ ہو اگر وہ حق، مال وغیرہ کی قسم سے ہو تو اس کو واپس کردے۔ اگر وہ بندے کا حق ہو تو مثلاً تہمت وغیرہ کی قسم سے ہو تو اس کو اپنے اوپر اختیار دے یا اس سے معافی مانگے۔ تمام گناہوں سے توبہ واجب ہے۔ اگر اس نے بعض گناہوں سے توبہ کی تو اہل حق کے نزدیک اس گناہ سے اس کی توبہ درست ہو جائے گی باقی گناہ اس کے ذمہ ہوں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

معاملات

افرادِ معاشرہ کی ذمہ داریاں

قیصر محمود صدیقی خپلو

معاشرہ لوگوں کا ایسا گروہ ہے جو طویل مدت تک اکٹھا رہا ہو۔ حتیٰ کہ منظم ہو گیا ہو اور اس کے افراد اپنے آپ کو ایک وحدت سمجھیں اور دوسری انسانی وحدتوں سے تھوڑی بہت منفرد خصوصیات رکھتے ہوں۔

ہر معاشرے میں مختلف قسم کے گروہ پائے جاتے ہیں کیونکہ افراد مل جل کر گروہ بناتے ہیں پھر یہ گروہ تنظیمیں اور ادارے بناتے ہیں جو مختلف انداز میں اپنا اپنا کام انجام دیتے رہتے ہیں تو ان میں بہت سی قدریں مشترک ہو جاتی ہیں۔ پھر یہی اقدار ان کو منظم کرنے کا سبب بنتے ہیں جس سے ان میں وحدت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ جب کسی گروہ میں ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے تو معاشرہ کہلاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ معاشرہ لوگوں کے مل جل کر رہنے کا نام ہے۔

اسلام نے انسان کے حقوق فرائض اور معاشرتی معمولات کی بڑی وضاحت کی ہے۔ ہمارے مذہب نے جہاں کچھ کام اور فرض ادا کرنے کو کہا ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے تحت آتے ہیں۔ وہاں پر کچھ باتوں اور چیزوں سے منع بھی فرمایا ہے مثلاً جھوٹ، غیبت، چوری، ڈاکہ زنی، قتل و غارت، چغل خوری، حرص و ہوس، بغض و حسد، ظلم و جور، جنسی بے راہ روی، زنا اور شراب نوشی وغیرہ کیونکہ یہ سب چیزیں کسی معاشرے میں عدم استحکام کا باعث بنتی ہیں۔ ان کے مرتکب ہونے والوں کے لیے نہ صرف دنیا میں رہتے ہوئے اس کی سزا تجویز کی ہے بلکہ آخرت میں بھی سزا کا حقدار ٹھہرایا ہے۔ اسلام نے باطل تصورات کو رد کر کے انسان کو اصل حقیقت سے روشناس کرایا ہے۔ اسلام زندگی کی ابتدا کا تصور اس طرح پیش کرتا ہے کہ خود خدائے بزرگ و برتر نے انسان کو اپنے ہاتھوں سے مٹی سے بنایا۔ قرآن پاک میں متعدد جگہوں پر اس کا ذکر ہے۔ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ. (الحج، ۵) پس بے شک ہم نے تم کو مٹی سے بنایا۔ ایک اور جگہ پر ارشاد ہے۔ اَلَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ (الانفطار، ۷-۸) جس نے تجھ کو انسان بنایا اور پھر تیرے اعضاء کو درست کیا۔ پھر تجھ کو اعتدال پر لایا۔ جس صورت میں چاہا تم کو ترتیب دے دیا۔ ایک اور جگہ پر ارشاد ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ (التین، ۴) کہ ہم نے انسان کو بہت خوب صورت سانچے میں ڈھالا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ انسان غیر منظم طریقے سے یا ثانی طور پر مختلف چیزوں کے ارتقاء سے وجود میں نہیں آیا۔ بلکہ اس کو خود ذات باری تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے سنوار کر دنیا میں بھیجا ہے۔ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ کائنات کی تمام چیزیں انسان کے لیے بنائی گئی ہیں اور اس کی خدمت پر مامور ہیں۔ یہ ان سے مختلف کام لے سکتا ہے۔ پھر انسان کو دیگر تمام مخلوقات سے افضل بنایا گیا ہے۔ اس لیے وہ اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔

قرآن پاک میں ہے۔ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (البقرہ، ۲۹) زمین میں جو کچھ بھی ہے اس نے تمہارے لیے پیدا کیا ہے۔ ایک اور جگہ یوں ارشاد ہے۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ. اے انسان کیا تو دیکھتا نہیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو جو زمین میں ہیں تیرے لیے مطیع بنا دیا۔

قرآن پاک نے اشیائے کائنات کو انسان کے لیے فائدہ مند، خدمت گزار اور مسخر قرار دیا ہے۔ ان کے سامنے انسان کا جھکنا اپنا مرتبہ گرانا ہے کیونکہ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ اگرچہ یہ ساری کائنات انسان کے لیے بنائی گئی ہے مگر یہاں اس نے چند روز قیام کرنا ہے۔ اس لیے اس کو چاہیے کہ اس کائنات کو اپنا ازلی اور ابدی مقام نہ سمجھ بیٹھے بلکہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کی مرضی کے مطابق استعمال کرے کیونکہ آخرت میں جا کر اس کو اس دنیا میں گزاری ہوئی زندگی کا حساب کتاب دینا ہے۔ اس لیے دنیا میں رہتے ہوئے اپنی ابدی زندگی کے لیے سامان تیار کرے کیونکہ اُس زندگی کا انحصار اس زندگی کے اعمال و کردار پر ہوگا۔ یعنی کہ جہاں اس کائنات میں بے شمار نعمتیں

انسان کو دی گئی ہیں وہیں اس کے لیے اس کو امتحان گاہ بھی بنا دیا ہے۔ یہ اس لیے کہ انسان اپنے اور کائنات کے خالق کے تعلق کو یاد رکھے اور اس سے ڈرتے ہوئے اس کی رضا کے مطابق زندگی گزارے۔ یعنی معاشرے کا ہر فرد خلیفہ ہونے کی حیثیت سے صرف خدا ہی کا ماتحت ہے۔ اس کا وجہ تمام چیزوں سے افضل ہے۔ دنیا کی تمام چیزیں اس کے خادم ہیں۔ لہٰذا ہر ایک کو چاہیے کہ اس کی اطاعت کرے۔ خود انسان کا جسم و جان کا معاملہ بھی خدا کی ہدایات کے مطابق ہونا چاہیے۔ ہر فرد بشر کی ذمہ داری ہے کہ ان ہدایات کو سمجھ کر اپنے افعال و اعمال خدا کی مرضی کے مطابق ڈھالے اور وہی راہ اختیار کرے جس پر چلنے کا خود خدا نے حکم دیا۔ ہر ہر ایک کے ساتھ نرمی، محبت، عدل و انصاف سے رہنا چاہیے اور فرض شناسی اور خدا خوفی کا مظاہرہ کرے۔ کیونکہ معاشرے کا ہر فرد اچھے اور برے اعمال کا ذمہ دار ہے۔

ازروئے حدیث کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ اس کو یہ اُمید نہیں رکھنی چاہیے کہ اس کے اچھے برے اعمال کا کفارہ کوئی اور ادا کرے گا۔ لہٰذا دنیا میں رہتے ہوئے ہر شخص کو اپنی ذمہ دری کا احساس ہونا چاہیے اور یہ سمجھتے ہوئے زندگی بسر کرنی چاہیے کہ اپنے ہر عمل کا ذمہ دار وہ خود ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسلام نے جو مقصد عطا فرمایا ہے۔ اس کے تحت انسان کو اللہ کے سوا کسی کے آگے نہیں جھکنا چاہیے۔ اس دنیا کو اس کی امانت سمجھ کر برتنا چاہیے اور اس کی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے۔ اس طرح معاشرے میں موجود مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی ذمہ داریوں کو خدا کو حاضر و ناظر جان کر نبھائیں۔ اگر کوئی استاد ہے تو چاہیے کہ وہ اپنے پیشے کے تقدس کا خیال رکھے اور تن دہی سے بچوں کو پڑھائے۔ اگر کوئی ڈاکٹر ہے تو خلوص دل سے مریضوں کی تشخیص کرے اور دیانتداری سے ذمہ داری پوری کرے۔ اگر مجاہد ہے تو وہ خود ملکی سرحدوں کو حفاظت میں کوئی کسر باقی نہ رکھے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی بساط کے مواقف اپنا فرض پہنچائے اور بطریق احسن اسے نبھانے کی کوشش کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب نہ ہوں۔ ہر معاشرے کے اپنے قوانین ہوتے ہیں اور اگر ان کا احترام نہ کریں تو امن اور ترقی ممکن نہیں۔

> **اسلام نے جو مقصد عطا فرمایا ہے۔ اس کے تحت انسان کو اللہ کے سوا کسی کے آگے نہیں جھکنا چاہیے۔ اس دنیا کو اس کی امانت سمجھ کر برتنا چاہیے اور اس کی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے۔ اس طرح معاشرے میں موجود مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی ذمہ داریوں کو خدا کو حاضر و ناظر جان کر نبھائیں۔**

بقیہ: فضائل ومسائل طہارت

ایک اور حدیث میں مرقوم ہے داڑھی کو چھوڑ دو اور مونچھیں ترشواؤ۔ ان تعلیمات کے مطابق اسلامی فطرتی خصلتوں کو قائم رکھنا غیرت مند مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے (سنن ابن ماجہ باب فطرت صحیح مسلم) یہ تمام فطرتی ونورانی اعمال ہیں جن کے انجام دینے کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منصب امامت پر فائز کر دیا گیا۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے: وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ (البقرہ۱۲۴)

جب ابراہیمؑ کے رب نے اس کو کچھ باتوں سے آزمایا تو وہ اس میں کامیاب ہو گئے فرمایا میں تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے امتحان لیا اس میں وہ کامیاب ہوئے۔ وہ باتیں وہی دس چیزیں مراد ہیں جن کا آداب فطرت کی فہرست میں ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس کا ایک قول یہ ہے کہ وہ دس چیزیں یہ ہیں:

۱۔ مونچھیں کترونا ۲۔ کلی کرنا ۳۔ ناک میں صفائی کے لیے پانی استعمال کرنا ۴۔ مسواک کرنا ۵۔ سر میں مانگ نکالنا ۶۔ ناخن تراشنا ۷۔ بغل کے بال دور کرنا ۸۔ موئے زیر ناف کی صفائی کرنا ۹۔ ختنہ کرنا ۱۰۔ پانی سے استنجا کرنا۔ یہ سب چیزیں حضرت ابراہیمؑ پر واجب تھیں۔ (کنزالایمان حاشیہ ۴۴۰)

لطف کی بات یہ ہے کہ اس روایت سے یہ بھی ثابت ہو گئی کہ سر کے بالوں میں مانگ نکالنا بھی آداب فطرت کے نورانی عمل ہے۔ حضرت ابراہیمؑ سے جو عہد لیا گیا تھا اس کی دوسری آیات سے بھی صراحت ہوتی ہے کہ آپ اطاعت خداوندی اور امر الٰہی کے پابند تھے۔

نفسیات

کامیابی اور خوشی ایک سکہ کے دو رُخ

حمایت علی تھلوی

ہم میں سے ہر کوئی زندگی میں کامیابی چاہتا ہے اور کامیاب بننے کا خواب دیکھتا رہتا ہے چاہتا ہے کہ عزت ملے، اچھا کام اور اچھی فیملی ملے تا کہ ایک خوشگوار اور کامیاب زندگی گزار سکے۔ ہم یہ سب کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ ہم کامیابی کے بارے میں کوشش کرتے ہیں کہ یہ کیا چیز ہے دراصل یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں ایک شخص محسوس کرتا ہے کہ اس نے اپنا مطلوبہ مقصد حاصل کر لیا ہے وہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ چکا ہے دوسرے لوگ بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس نے اپنی خواہشات کے عین مطابق اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے۔

کامیابی کے پیچھے کیا چیز کارفرما ہوتی ہے؟ اسکے جواب میں ہمارے سامنے کئی عناصر نمایاں طور پر سامنے آتے ہیں۔ محنت کو ان میں اولین حیثیت حاصل ہے لیکن دوسرے عناصر بھی کامیابی کے دروازے کھولنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس میں خلوص، دلچسپی، وقت کا صحیح استعمال، اچھی منصوبہ بندی، ضرورت اور قسمت نمایاں ہیں۔ یہ تمام عناصر ایک شخص کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، ان سب میں خلوص بھی بہت اہمیت کا حامل ہے یہ ہماری کامیابی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے کہا جاتا ہے جو شخص اپنے لیے مخلص نہیں یعنی اپنے آپ سے مخلص نہیں وہ کسی اور کے ساتھ کیسے مخلص ہو سکتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ خلوص کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ کسی کی مدد کرتے ہیں یا کسی کے لیے کوئی کام کرتے ہیں تو آپ اس کے بدلے، اس کے عوض اس سے کسی چیز کی اُمید نہ رکھیں۔ درحقیقت جب آپ دوسروں کی مدد کرتے ہیں یا کسی کے کام آ جاتے ہیں یا کسی کو کوئی چیز دے رہے ہوتے ہیں تو اس کا مطلب آپ اپنے لیے خوشی کا سماں پیدا کر رہے ہوتے ہیں اور دوسروں کا دل جیت رہے ہوتے ہیں۔ یہی آپ کے لیے بہت سی خوشیوں کا سرچشمہ ثابت ہوتا ہے۔

اوپر میں نے دلچسپی کا ذکر بھی کیا ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ اس پر بھی تھوڑی بہت روشنی ڈالوں۔ دلچسپی کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ یہ ہماری زندگی میں ہمارے لیے کس قدر اہم ہے۔ دلچسپی کے بغیر کوئی بھی کام آپ بخوبی سرانجام نہیں دے سکتے۔ دلچسپی ایک ایسا محرک ہے جو آپ کے اندر کام کرنے کا جذبہ اُبھارتا رہتا ہے یہی وجہ ہے کسی بھی کام کے کرنے میں جذبہ سے سرشار شخص کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ کوئی بھی کام جو بغیر دلچسپی، جذبہ اور لگن کے ہم کر رہے ہوتے ہیں وہ کام ہمیں کامیابی سے ہمکنار نہیں کر سکتا اس سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ دلچسپی، جذبہ اور لگن کے بغیر کامیابی کا تصور کرنا عبث ہے۔

وقت بھی کسی کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وقت کا صحیح استعمال ہمیں کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔ وقت کے صحیح استعمال کا مطلب کسی بھی کام کو مقررہ وقت کے اندر مکمل کرنا ہے بہت سے لوگ محنت تو بہت کرتے ہیں پر وہ اس بات سے ناواقف ہوتے ہیں کہ کونسا کام کس وقت اور کس طرح کرنا چاہیے؟ اس بات کا علم ہونا ہمارے لیے بہت ضروری ہے تا کہ وہ کام جو ہم کرنا چاہتے ہیں، کم سے کم وقت میں کم سے کم توانائی کے استعمال سے پایہ تکمیل تک پہنچ جائے۔ مذکورہ باتوں کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ہم میں سے اکثر لوگ ناکام ہو جاتے ہیں۔" کچھ لوگ بہت محنت کرتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اُن راستوں پر چلتے ہیں جو ان کی منزل کی طرف جاتے ہیں اس کے برعکس کچھ لوگ بہت محنت کرتے ہیں لیکن ان کو کامیابی نہیں ملتی اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ ان راستوں پر چلتے

باقی صفحہ نمبر 24 پر

تعارف و تبصرہ کتب

زنجبیل

ن۔م

میرا عقیدہ ہے کہ تین اعمالِ صالحہ خاص اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہیں اور جن کے مسترد ہونے کا امکان نہیں:

۱۔ درود شریف ۲۔ صلوٰۃ ہدیۃ الرسولؐ اور ۳۔ نعتِ رسولِ مقبولؐ

ان اعمالِ صالحہ میں سے درود شریف کی سعادت کم و بیش تمام امتِ مسلمہ کو حاصل ہے۔ درود شریف اور صلوٰۃ ہدیۃ الرسولؐ دونوں کی سعادت پیروکارانِ صوفیہ نوربخشیہ کے لیے مخصوص ہے، جبکہ مذکورہ بالا تینوں سعادتیں جس شخص کی جھولی میں ڈالی گئی ہیں اس کا نام علی احمد قمر ہے۔

علی احمد قمر کا نام اردو کی ادبی دنیا کے لیے بالعموم اور اہلِ بلتستان، اہلِ صوفیہ نوربخشیہ اور قارئینِ نوائے صوفیہ کے لیے بالخصوص محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ قمر صاحب کی ادبی زندگی کا آغاز ۱۹۷۶ء میں ان کے شعری مجموعے 'زخمِ گل' کی اشاعت سے ہوا۔ بلتستان جیسے دور افتادہ علاقے سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان شاعر کی اس معیاری ادبی تخلیق نے ناقدینِ اردو ادب کو حیرت زدہ کر دیا تھا۔ زخمِ گل کی خوبیوں پر برِ عظیم پاک و ہند کے نامور نقاد پروفیسر مجتبیٰ حسین کا یادگار تبصرہ اس کی اہم مثال ہے۔ تب سے اب تک قمر صاحب بعد آب و تاب اپنا شعری سفر جاری رکھے ہوئے ہیں اور تا دمِ تحریر ان کے آٹھ شعری مجموعے منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ قمر صاحب کا خصوصی اعزاز یہ ہے کہ وہ اردو کے علاوہ بلتی، پنجابی اور پوٹھواری زبانوں میں بھی یکساں سہولت کے ساتھ شاعری کرتے ہیں اور ان سب زبانوں میں ان کے مجموعے چھپ چکے ہیں۔

نعت گوئی کی طرف رجحان ان کا خصوصی امتیاز ہے اور بلتی زبان کی خوش قسمتی کہیے کہ قمر صاحب نے پہلے بلتی نعت گوئی کی طرف توجہ مبذول کی اور بلتی زبان میں لازوال نعتیہ مجموعہ 'ستود کھہ' کے نام سے منظرِ عام پر لائے۔ اس کتاب کی اہمیت اور افادیت کے اعتراف میں قمر صاحب کو حکومتِ پاکستان نے قومی سیرت النبیؐ ایوارڈ سے نوازا ہے، جو خود قمر صاحب اور جملہ اہلِ صوفیہ نوربخشیہ اور اہلِ بلتستان و گلگت کے لیے فخر اور انبساط کا باعث ہے۔

'زنجبیل' قمرؔ صاحب کی اردو نعتوں کا مجموعہ ہے جو حال ہی میں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر آیا ہے۔ یہ کتاب صوری اور معنوی طور سے بہت سی خوبیوں کا مجموعہ ہے اور اس میں حضرتِ سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے قمر صاحب کی عقیدت اپنے عروج پر نظر آتی ہے۔

'زنجبیل' قمر صاحب کی اردو نعتوں کا مجموعہ ہے جو حال ہی میں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر آیا ہے۔ یہ کتاب صوری اور معنوی طور سے بہت سی خوبیوں کا مجموعہ ہے اور اس میں حضرتِ سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے قمر صاحب کی عقیدت اپنے عروج پر نظر آتی ہے۔

اوپر میں نے تین سعادتوں کی بات کی ہے۔ قمر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بعض اور خصوصی سعادتوں سے بھی سرفراز فرمایا ہے: یعنی مذہبِ صوفیہ نوربخشیہ سے تعلق، ایک اعلیٰ با مقصد اور باکردار زندگی، اور روضۂ رسولؐ پر حاضری کا بلاوا۔ وہ حج کعبہ اور زیارتِ روضۂ اقدس سے پہلے بھی سرفراز ہو چکے ہیں اور اب کی بار انشاءاللہ تعالیٰ 'ستود کھہ' پر قومی سیرت النبیؐ ایوارڈ کی عطائیگی کے ضمن میں انہیں عمرے کی سعادت پھر ایک بار نصیب ہوگی۔

قمر صاحب کی نعت روضۂ رسولؐ پر حاضری کے شوق کے گرد ہی گھومتی ہے۔ اس حاضری کو وہ اپنی زندگی کا ماحصل بھی سمجھتے ہیں، اپنی نجات و شفاعت کا ذریعہ بھی اور اپنی زندگی کا سب سے بڑا اعزاز و امتیاز بھی۔ ان کا دل سرزمین حجاز کو عازم سفر قافلوں کے ساتھ ہو لینے کے لیے ہر دم مچلتا رہتا ہے اور ان کی آنکھیں گنبد خضریٰ کے روح پرور مناظر کے رنگ سمیٹنے کے لیے ہر وقت بے تاب رہتی ہیں۔ نبیؐ کی یاد زندگی کی کڑی دھوپ میں ان کے لیے سائبان کا کام دیتی ہے اور دنیا کے غموں سے لڑنے اور کامیاب ہونے کا حوصلہ عطا کرتی ہے۔ نعت گوئی کو وہ رب کائنات کا اپنے لیے خصوصی انعام سمجھتے ہیں، لیکن اپنے عجز بیاں اور کوتاہی فن کے اظہار میں بھی کوئی کمی نہیں کرتے۔ اپنے وجود کو خاک طیبہ کے ذرات میں شامل کرنا ان کے لیے حیات سرمدی کا وسیلہ ہے۔

یہاں ہم 'ترتجیل' سے بعض منتخب اشعار پیش کرتے ہیں۔ چمن عقیدت کے ان پھولوں کے رنگ و بو سے آپ بھی حصہ پایئے:

ان کے در تک تو موت لے جائے	پھر تو روضے پہ جاں نکل جائے
جہاں آپ ؐ کی ہے میری چشم و قلب سے روشن	مدینہ میری آنکھیں ہیں حرم کو دل سمجھتا ہوں
تصور میں جب آتا ہے مدینہ	بھلا دیتا ہوں میں آزار سارے
جسم و جاں حشر میں جب پھر سے بنائے جائیں	میرے معبود مجھے خاک مدینہ کرنا
مری قسمت کہ میں پہنچا یہاں تک	در غار حرا ہے اور میں ہوں
صبح کا شوخ اجالا مرے آقا کا درود	پھر مجھے ظلمت شب سے ہو شکایت کیسی
دل مدینہ نہ چھوڑنا چاہے	لگی آب و ہوا ملی ہم کو
مسافرت میں کبھی دھوپ ہے کبھی سایا	یہ اس کا مجھ پہ کرم میں کبھی نہ گھبرایا
اک تمنا ہے کبھی پاس بلا لے مجھ کو	خاک طیبہ کبھی دامن میں چھپا لے مجھ کو
کہہ سکوں گا میں نعت کیا ان کی	میری ہر سانس ان کی مدحت ہے
پھول جھڑتے ہیں قلم سے عجب کیا اس میں	میں نے چوما ہے قمرؔ اسم محمدؐ لب سے

بقیہ: مذہب صوفیہ اور اتحاد بین المسلمین

جس پر امت مسلمہ کا اتفاق نہ ہو اور نہ ہی وہ کسی ایسے مسئلے کے بارے میں لب کشائی کی جسارت کرے جس میں حقیقت کو وہ یقینی طور پر نہ پکارتا ہو۔'

کفر و شرک کے بے جا فتووں کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ کہتا ہو کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی پرستش لائق نہیں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، وہ نماز قائم کرتا ہو، مالدار ہونے کی صورت میں زکوٰۃ ادا کرتا ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور استطاعت رکھنے کی صورت میں بیت اللہ شریف کا حج کرتا ہو تو کسی بھی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسے شخص کو کسی ایسی چیز کی بناء پر کفر سے منسوب کرے جس کا وہ عقیدہ رکھتا ہو اور معاملے کی حقیقت کو نہ جانتا ہو اور وہ یہ گمان کرتا ہو کہ جو شخص اس کا عقیدہ نہ رکھے وہ کافر ہے۔ یہ جہالت کے شکار حضرات کا عقیدہ ہے۔'

خلاصہ کلام اس بیان کا یہ ہے کہ کسی کلمہ گو مسلمان کو جو ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو اس کے کسی مخصوص عقیدے کی بنا پر کافر کہنا جائز نہیں ہے۔

حالیہ روح فرسا واقعات:

گلگت بلتستان جیسے پر امن علاقے میں جس کے مثالی امن اور بھائی چارے کو پوری دنیا میں مثال کے طور پر پیش کیا جاتا تھا اور یہی خصوصیت اس علاقے کے عوام کا خصوصی مایۂ افتخار بھی ہے، گزشتہ مہینوں میں جو دین کے نام پر قتل و غارت کا بازار گرم ہوا ہے وہ تمام اہل علاقہ کے لیے بالعموم اور اہل علم و دانش کے لیے بالخصوص لمحۂ فکریہ ہے۔

یاد رہے کہ اس جنت نظیر خطے میں سب اسلامی فرقے صدیوں سے شیر و شکر ہو کر امن اور محبت کے لازوال رشتوں میں بندھے ہوئے سکون و عافیت کی زندگی گزارتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ ماضی قریب میں جو واقعات پیش آئے ان میں جہاں بیرونی عناصر کے ملوث ہونے کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا وہاں مذہبی منافرت اور عدم برداشت کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔

اہل صوفیہ نوربخشیہ کا خصوصی کردار:

ایسی صورت حال میں اہل صوفیہ نوربخشیہ کو تمام اسلامی

باقی صفحہ 33 پر

غنچہ ھائے نو شگفتہ

بچوں کا نوائے صوفیہ

ظفر علی آخوند

معلومات قرآن مجید:

پارے	۳۰	سورتیں	۱۱۴	رکوع	۵۴۰
منزلیں	۷	کل آیات	۶۶۶۶		

قرآن پاک کے مضامین:

۱۔علم العقائد ۲۔علم الاحکام ۳۔تذکیر باللہ
۵۔تذکیر بایام اللہ ۶۔تذکیر بالموت وما بعدہ

اقسام آیات:

آیات وعدہ	۱۰۰۰	آیات قصص	۱۰۰۰	آیات وعید	۱۰۰۰
آیات تحلیل	۲۵۰	آیات امر	۱۰۰۰	آیات تحریم	۲۰۵
آیات نہی	۱۰۰۰	آیات تسبیح	۱۰۰	آیات مثال	۱۰۰۰
آیات متفرقہ	۶۶	کل تعداد کلمات	۸۶۴۳۰		
کل تعداد حروف	۷۳۲۳۷۶۰				

کل حرکات آیات:

فتحات زبر	۵۳۲۲۳	کسرات زیر	۳۹۸۵۲
ضمات پیش	۸۸۰۴	مدات سر	۱۷۷۱
تشدید	۱۲۷۴	نقاط نقطے	۱۰۵۸۴

(محمد ابراہیم معراج براہوی مدرسہ شاہ ہمدان سکردو)

اقوال و مواعظ معروف کرخیؒ:

آپ کی پرتاثیر دعاؤں کی طرح اقوال و مواعظ بھی اسلامی تعلیمات سے معمور ہیں۔ جو حکمتوں سے بھرپور مطالب و معانی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

☆بغیر ادائے سنت امید شفاعت محض دھوکہ ہے۔

☆بغیر فرمانبرداری کے امیدوار رحمت ہونا جہالت اور حماقت ہے۔

☆دولت کے بھوکے کو کبھی راحت نہیں مل سکتی۔

☆محبت ایک ایسی چیز ہے جو سیکھنے یا بتانے کی نہیں ہے ارباب بدعت کو دیکھو کہ وہ ہوا میں اڑتے ہیں تو بھی قبول نہ کرو۔

☆اعتماد و سلامت نہ ہو تو عبادت بھی بیکار ہے۔

☆جس کے عمل اچھے ہوتے ہیں اس کے دل میں حکمت نازل ہوتی ہے۔ ☆بغیر عمل جنت کی آرزو گناہ ہے۔

☆دنیا کی محبت ترک کرنے والا اللہ کی محبت کا مزہ پاتا ہے۔

☆آپ اپنے مواعظ میں فرماتے ہیں کہ جوانمردی کی تین نشانیاں ہیں: ۱۔وفائے بے خلاف ۲۔تعریف بے عطا اور ۳ عطائے بے سوال

بقیہ: مذہب صوفیہ اور اتحاد بین المسلمین

بھائیوں کے درمیان محبت و اخوت اور امن و آشتی کے رشتوں کو از سر نو بحال کرنے کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کرتا ہوگا۔ اگرچہ بعض عناصر ان بے ضرر صوفیوں پر بھی انتہا پسندی کا لیبل لگانے سے باز نہیں آتے، یہ حقیقت ہے کہ اہل صوفیہ نوربخشیہ تمام مسالک اسلام کا یکساں احترام کرتے ہیں۔ وہ جہاں اہل بیت اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے خصوصی محبت و مودت رکھتے ہیں وہاں صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کا بھی خصوصی احترام کرتے ہیں اور تمام اصولی و فروعی احکامات میں دین اسلام کی حقیقی روح کے مطابق افراط و تفریط سے پاک اعتدال کی روش پر گامزن ہیں۔ الفقہ الاحوط کی رو سے چھوٹے چھوٹے فروعی مسائل کو وجہ اختلاف بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اصل چیز دل کا ایمان اور خلوص ہے۔

جملہ مسالک اسلام کو بھی چاہیے کہ اہل صوفیہ کے ان مثبت اقدار کے فروغ کے لیے اپنا کردار ادا کریں اور صوفیہ نوربخشیہ کے عظیم روحانی اور علمی ورثے کے تحفظ کے سلسلے میں اپنا تعاون پیش کریں۔ ایسا کرنا نہ صرف اس مخصوص علاقے کے مستقبل کے لیے مفید ہوگا بلکہ وسیع تر پیمانے پر امن عالم کے لیے بھی اس کی اہمیت اور افادیت ہوگی۔ 'تہذیبوں کے درمیان ٹکراؤ' کا بھی اگر کوئی خطرہ ہے تو وہ تعلیمات تصوف پر عمل کرنے سے ہی ٹل سکتا ہے، چنانچہ تمام دنیا کے دانشور بھی اس پہلو پر خصوصی توجہ مرکوز کریں۔ وما علینا الا البلاغ۔

اخبارِ تصوف

اہل تصوف کی خبریں

غلام محمد شاہین

اعتکاف نشینی

✿ اہلیان ڈوغنی ملا گرونگ والوں کے زیر اہتمام سہ روزہ اعتکاف آخوند داؤد صاحب کی قیادت میں منعقد ہوئی۔ اعتکاف کے اختتام پر ایک پر رونق جلسہ کا انعقاد ہوا جس کی صدارت مرشد اعظم جناب محمد ابراہیم صاحب نے کی اور مہمان خصوصی کی نشست پر مولانا محمد محسن ساقی جلوہ افروز تھے۔ اس کے علاوہ علمائے کرام اور لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ رپورٹر: عابد نوری خپلوی

✿ کھریول سکل میں اہلیان تصوف کے زیر اہتمام مولانا شیر علی فیضی کے زیر نگرانی سہ روزہ محفل اعتکاف سجائی گئی جس میں پچاس کے قریب معتکفین نے شرکت کی۔ اختتامی جلسہ میں جناب مرشد اعظم محمد ابراہیم، مولانا ساقی، مولانا شیر علی، مولانا نجم الدین اور عابد نوری نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ اہل تصوف کے مجاہدوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ رپورٹر: عابد نوری

✿ نوجوانان غربو چونگ کے زیر اہتمام مسجد صوفیہ نوربخشیہ میں سہ روزہ محفل اعتکاف سجائی گئی۔ جس میں زیادہ تر نوجوانوں نے ہی شرکت کی۔ اختتامی تقریب میں جناب بوا فقیر ابراہیم، مولانا رستم علی، عبد السلام حیدری، مولانا غلام محمد، مولانا اصغر علی اور آخوند داؤد نے شرکت کی۔ تقریب میں عابد نوری نے گلہائے عقیدت پیش کیے۔ علمائے کرام نے تصوف اور سلسلہ ذہب پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

رپورٹر: عابد نوری

✿ گزشتہ دنوں چھومیک مسجد خپلو میں مولا رستم علی کے زیر نگرانی ہفت روزہ محفل اعتکاف منعقد ہوئی۔ جس میں کثیر معتکفین نے شرکت کی۔ اختتامی جلسہ میں مملکت پاکستان اور مذہب حقہ کی تبلیغ و ترویج کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ رپورٹر: عابد نوری

✿ گزشتہ دنوں کریس اوراں میں تین روزہ اعتکاف نشینی جناب مولانا کاچو فدا حسین اور مولانا محمد امین کی قیادت میں منعقد ہوئی۔ اہل تصوف کے تینتیس مجاہد اس قرب اللہ سے مستفید ہوئے۔ اختتامی تقریب میں الحاج فقیر محمد ابراہیم، مولانا محسن علی، قاری غلام رسول، مولانا مراد نوری، مولانا محمد باقر، مولانا ذاکر حسین حیدری، مولانا محسن شگری مولانا عبد الحمید نے اعتکاف کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

رپورٹر: مہدی علی بسمل

✿ گزشتہ دنوں براہ پائین میں تین روزہ اعتکاف نشینی جناب بوا شیر علی فیضی کی قیادت میں منعقد ہوئی۔ اختتامی تقریب میں الحاج فقیر محمد ابراہیم، غلام حسین نورانی، مولانا محسن صدر اے وائی ایف، مولانا محسن علی ساقی نے تصوف اور خلوت نشینی کی افادیت کے بارے میں روشنی ڈالی۔ مولانا محسن علی ساقی نے اس سال کو اہل نوربخشیوں کے لیے ریاضت کا سال قرار دیا۔

رپورٹر: ابراہیم سراج

✿ خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ کورو میں تین روزہ اعتکاف نشینی کے اختتام پر ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد ہوا جس میں سالکین، علمائے کرام اور اہل تصوف کے پروانوں نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت کاچو فدا حسین جبکہ مہمان خصوصی مولانا محمد امین صاحب تھے۔ مولانا کاچو فدا حسین، مولانا محمد امین، مولانا غلام حیدر، مولانا غلام نبی، مولانا محمد ابراہیم، ماسٹر ابراہیم، بوا منور ظریف نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ این وی ایف کورو یونٹ کی طرف سے ریفریشمنٹ کا انتظام بھی تھا۔ رپورٹر: محمد شریف نوری الکوروی

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کا سالانہ ریزلٹ

ہر سال کی طرح اس سال بھی مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو کا سالانہ ریزلٹ ایک پر رونق تقریب کی شکل میں سنایا گیا جس میں اساتذہ کرام، قائدین اور عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مجموعی طور پر نتیجہ %87 فیصد رہا۔ پوزیشن ہولڈرز کے نام درج ذیل ہیں: درجہ خاصہ سے عابد حسین نوری، ذوالفقار علی، طاہر علی تھلوی، درجہ رابعہ سے غلام مہدی تھلوی، محمد الیاس بلغاری، قمر عباس، درجہ ثالثہ سے شمیم اختر شگری، محمد حسین کھرفقی، محمد عابدین، درجہ ثانیہ سے شیر علی کھرکوی، محمد علی، محمد ابراہیم تھلوی، درجہ اولی سے شرافت علی دم سمی، غلام مہدی کریسی، سید محمود علی طوسی شگری نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پوزیشن ہولڈرز طالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات سے نوازا گیا۔ اور اس سال فارغ التحصیل طلباء کو سرٹیفکیٹ دیے گئے۔ آخر میں احسان علی دانش کے شاعرانہ کلام اور مولانا عارف کی دعائیہ کلمات کے ساتھ تقریب اختتام کو پہنچی۔

رپورٹر: محمد ابراہیم سراج، پریس سیکرٹری

مدرسہ سلطانیہ صوفیہ نوربخشیہ میں پر رونق جلسہ

گزشتہ دنوں مدرسہ سلطانیہ صوفیہ نوربخشیہ بانپی چھلو میں پہلی بار این وائی ایف وومن ونگ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔ جلسہ میں نائیلہ کاچو سٹیج سیکرٹری کے فرائض سر انجام دے رہی تھیں۔ حافظہ خدیجہ صغریٰ نے تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز کیا۔ یٰسمین شریف، بشریٰ اور جمیلہ پروین نے نعت رسول مقبول پیش کیں۔ مدرسہ کے طالبات زاہدہ اسحاق، صفیہ عندلیب، زاہدہ نبی، رخسانہ برق چھن، ناظرہ، راضیہ، طاہرہ پروین، پروین کھانسر، لیلی، زاہدہ بانپی، ثریا اور بتول بانپی نے مختلف موضوع پر تقریریں کیے۔ اس کے علاوہ معلمہ ریحانۃ العین، راشیدہ، صدیقہ پروین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور وومن ونگ کی پہلی بار جلسہ منعقد پر مبارک باد پیش کی۔ آخر میں دعائیہ کلمات اور آسیہ بانو نے ترانہ این وائی ایف کے ساتھ اختتام ہوئی۔

رپورٹر: جمیلہ پروین، اینڈ آسیہ بانو

WAB کا مسافر خانہ و ہاسٹل قائم کرنے کا فیصلہ

راولپنڈی میں ویلفیئر ایسوسی ایشن براہ (WAB) کی اہم میٹنگ ہوئی جس میں راولپنڈی میں ایک مسافر خانہ و ہاسٹل کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ شرکائے میٹنگ میں بوا شریف صاحب، جناب غلام مہدی، جناب سلطان علی، جناب محمد اسحاق اور جناب محمد حسین براہوی شامل تھے۔ شرکائے میٹنگ سے بوا شریف، غلام مہدی، سلطان علی، محمد اسحاق اور محمد حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ میٹنگ میں حتمی طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر صاحب حیثیت آدمی سے اس کی حیثیت کے مطابق چندہ جمع کیا جائے اور اسی طرح کاروباری اور بیرون ملک مقیم حضرات کے لئے بھی الگ چندہ متعین کیا گیا۔ میٹنگ کے آخر میں جناب بوا شریف نے مبلغ ایک لاکھ -/100000 روپے، جناب غلام مہدی، جناب سلطان علی، اور جناب محمد اسحاق نے دس دس ہزار روپے جبکہ جناب غلام حسین مریکپہ نے بیس ہزار روپے کے چندے کا اعلان کیا۔

رپورٹر: پریس سیکرٹری

بزم طلباء

گزشتہ دنوں بزم طلباء مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو کے درمیان ایک اہم میٹنگ ہوئی جس کا مقصد مدرسہ کی نظام کی بہتری اور طلباء کی بزم کے لیے لائحہ عمل طے کرنا تھا۔ کافی غور و خوض کے بعد درج ذیل کو ذمہ داری سونپی گئی۔ غلام محمد تھلوی صدر، بوا حسن عاصی نائب صدر، سید ریاض علی بلغاری جنرل سیکرٹری، ایم بے، سراج انفارمیشن سیکرٹری، ابراہیم خلیل فوڈ کمانڈر، محمد عابد کریسی خزانچی، سید محمود شگری ناظم صلوۃ، ظریف کھرکوی صفائی کمانڈر اور غلام محمد حقانی سٹور انچارج۔

رپورٹر: ابراہیم سراج

انتقال پر ملال

گزشتہ دنوں محترم بوا غلام علی صاحب سلینگی کا اچانک انتقال ہوا۔ مرحوم تصوف برادری کے دل کی دھڑکن تھا۔ مرحوم کی شخصیت کا احاطہ اور مذہب کے لیے ان کی ذاتی خدمت کا احاطہ اس چھوٹی سی اشاعت میں ممکن نہیں۔ اللہ تعالی مرحوم کو اپنے جوار رحمت

میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر و رضا اور شکر خداوندی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رپورٹر: غلام حسین عاشق سرسوی

تعزیتی اجلاس

یوچنگ ملت اسٹوڈنٹ فیڈریشن کراچی یونٹ کا ایک تعزیتی اجلاس صدر سخاوت تبسم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں کے این پی کے چیف ایڈیٹر راجہ حسین خان مقپون کی اچانک رحلت، ذاکر حسین قمر کے چچا کا انتقال اور ہر دلعزیز نوجوان محمد ابراہیم کے بس حادثے میں انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور مرحومین کی ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی۔ اللہ تعالی مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کے لیے صبر جمیل عطا کرے۔

رپورٹر: محمد افضل پریس سیکرٹری

تقریب حلف برداری

گزشتہ دنوں یوچنگ ہاؤس کراچی میں یوچنگ ملت سٹوڈنٹ فیڈریشن کراچی یونٹ کی تقریب حلف برداری منعقد ہوئی۔ تقریب میں چچا حلیم اور مہدی کوروی بھی شریک تھے۔ لوگوں کے خیالات اور غور و خوض کے بعد درج ذیل کابینہ کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ بشیر نوازی چیئرمین، سخاوت تبسم صدر، امین ارمان جنرل سیکرٹری، عنایت حنیف فنانس سیکرٹری، افضل گل پریس سیکرٹری، مہدی فیروز ایجوکیشن سیکرٹری اور ثناءاللہ فیضی رابطہ سیکرٹری۔ ارکان سے مہدی کوروی نے حلف لیا۔

رپورٹر: افضل گل پریس سیکرٹری

عید میلادالنبیؐ

گزشتہ دنوں مدرسہ شاہدان عوامی کالونی کراچی میں NYF کے زیر نگرانی ایک عظیم اور پر رونق عید میلادالنبی کی محفل منعقد کی گئی۔ محفل سے علمائے دین، مدرسہ کے طلبہ و طالبات اور تصوف کے پروانوں نے پر جوش اور عقیدت کے ساتھ حمد و ثنا، اور گلہائے عقیدت کے پھول نچھاور کرنے کے ساتھ ساتھ نبیؐ کی سیرت و کردار، اسوہ حسنہ اور اخلاق پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ جناب نور حسن، بوا اسحاق، بوا علی، بوا نثار بلغاری اور اویس قرنی نے بھی خطاب فرمایا۔ رپورٹر: اویس قرنی

بجٹ اجلاس

گزشتہ دنوں ہوشے ویلفیئر اینڈ ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن HWDO کی بورڈ آف گورنرز اور کابینہ کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بجٹ سال ۲۰۱۲ء اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔ اجلاس میں شیر علی نے ویگن کو ہونے والے حادثے سے بجٹ پر پڑنے والے غیر متوقع مالی بوجھ اور رپورٹ پیش کیے۔ حاضرین نے اپنے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

رپورٹر: سخاوت علی پریس سیکرٹری

تقریب حلف برداری

گزشتہ دنوں شاہ سید ہاسٹل واہ کینٹ میں NYF یونٹ کی حلف برداری کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں انجینئر عباس، ڈاکٹر عزیز، دلاور و دیگر اہل تصوف کے پروانوں نے شرکت کی۔ ڈاکٹر عزیز نے کابینہ سے حلف لیا جو درج ذیل ہیں: نیاز علی صدر، مبارک حسین نائب صدر، محمد قاسم جنرل سیکرٹری، سلیم یوسف ڈپٹی جنرل سیکرٹری، غلام سرور فنانس سیکرٹری، عبد الحمید ڈپٹی فنانس سیکرٹری، رستم علی انفارمیشن سیکرٹری، مبشر علی ایجوکیشن سیکرٹری، نجم الدین ڈپٹی ایجوکیشن سیکرٹری اور سجاد علی آفس سیکرٹری۔

رپورٹر: مبارک حسین اینڈ یاسین انجم

جامع مسجد تھونگموس کی تعمیر نو

گزشتہ سال ۲۰۱۰ء میں جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ تھونگموس کی تعمیر نو شروع ہوئی تھی جو کہ بفضل تعالیٰ اس سال پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ اس کار خیر میں علاقہ کے زندہ دل اور مخیر عوام نے دل کھول کر جانی، مالی، قولی امداد کی۔ اس کار خیر کی تکمیل میں رستم علی چیئرمین، غلام حیدر سرکردہ، صوفی غلام حیدر، صوفی درویش علی اور حاجی درویش علی کی خدمات قابل دید اور لائق ستائش ہیں۔ اللہ ان کو دنیا و آخرت میں ضرور اجر دے۔ آمین!

رپورٹر: نگرک علی حسن چھوربٹ

سالانہ اجلاس

گزشتہ دنوں پرتوک ویلفیئر آرگنائزیشن راولپنڈی اسلام آباد زون کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں سالانہ بجٹ، اور تنظیم

کی کارکردگی پر روشنی ڈالی گئی۔ اجلاس سے انجینئر حسن، نیاز علی، ڈی ایس پی غلام حسین، ایڈووکیٹ غلام حسن اور شمیم عالم صدر نے خطاب کیا۔ نئے کابینہ درج ذیل ہے: قربان علی صدر، ذوالفقار علی نائب صدر، شمیم عالم جنرل سیکرٹری، زاہد ملک جوائنٹ سیکرٹری، نیاز علی نیازی فنانس سیکرٹری، ذوالفقار علی شاہ انفارمیشن سیکرٹری۔

رپورٹر: سکندر حسین رابطہ سیکرٹری

تقریب حلف برداری

گزشتہ دنوں NYF مظفرآباد یونٹ کے حلف برداری کے سلسلے میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں تمام نمائندوں نے شرکت کی۔ نو منتخب کابینہ کے ارکان کے نام درج ذیل ہیں: وقار احمد سرپرست اعلیٰ، جاوید اختر بلغاری صدر، محمد افضل نائب صدر، جنید علی جنرل سیکرٹری، خادم حسین نوری ڈپٹی جنرل سیکرٹری، محمد محسن براہوی فنانس سیکرٹری، محسن علی انفارمیشن سیکرٹری، تنویر اقبال ایجوکیشن سیکرٹری۔

رپورٹر: محمد اقبال

میلاد مصطفیٰ ؐ کانفرنس

NYF لاہور یونٹ کے زیر اہتمام عظیم الشان میلاد مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوا جس میں NYF سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھنے والے شمع رسالتؐ کے پروانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ محفل کا آغاز حافظ عرفان علی نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ مقررین ڈاکٹر عبدالکریم خان، مولانا غلام حسن حسنو، ڈاکٹر اقبال حیدر، حافظ ذاکر علی ثاقب و دیگر مقررین نے بہت ہی خوبصورت انداز میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہؐ پر روشنی ڈالی۔ ثناء خوانان مصطفیٰؐ جناب محمد اویس قرنی، محمد آصف، سید عظمت علی شاہ، ظہیر علی، نثار حسین، ننھے ثناء خوانان امیر حمزہ، مبا علی، شبیہ حسین، ماہ نور فاطمہ اور ذرشہوار نے حضورؐ کی خدمت میں گل ہائے عقیدت پیش کی۔ محفل کی نقابت جناب سید ذوالفقار علی قمر الموسوی نے کی۔

رپورٹر: غلام علی راجو

دعائے خیر

گزشتہ دنوں NYF لاہور یونٹ کے زیر اہتمام سانحہ سیاچن گیاری سیکٹر کے افسوسناک سانحہ پر پاک فوج کے 6-NLI رجمنٹ کے بہادر فوجی جوانوں اوران کے اہل خانہ سے اظہار یکجہتی و ہمدردی کے لیے فیصل چوک چیرنگ کراس پر دعائے خیر اور شمعیں روشن کیا گیا۔ جس میں لاہور میں مقیم تمام NYF گلگت و بلتستان کے کارکنان نے شرکت کی۔

رپورٹر: غلام علی راجو

عید میلادالنبیؐ

گزشتہ دنوں NYF کراچی ڈویژن کے زیر اہتمام تقریب عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے جوش و جذبے اور عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا۔ تقریب میں ملت صوفیہ نوربخشیہ کے علمائے کرام اور کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ محفل کا آغاز کم سن طالب علم اسد نوربخشی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ثناء خوانان نے انتہائی عقیدت اور محبت کے ساتھ نعت رسول مقبول پیش کی۔ محفل میں مولانا حسن بت شکن، کاچو مہدی، محمد نواز، عبدالحمید قربان علی نے سیرت رسولؐ اوران کی ذکر واذکار پر روشنی ڈالی۔ آخر میں جامعہ کراچی سے فارغ التحصیل طالب علموں کو میڈلز دیا۔

رپورٹر: زاہد حسین قمبر

CBH ہاسٹل کی نویں سالگرہ کی تقریب

گزشتہ دنوں کیریئر بلڈنگ ہاسٹل منظور کالونی کراچی میں ہاسٹل کے نویں سالگرہ کے سلسلے میں ایک شاندار تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں مختلف علم دوست شخصیات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تقریب میں علی بھٹو صاحب ،اصغر علی ختاوی احمد علی سکساوی اور محمد الیاس شاہی میں شریک تھے۔ مقررین نے علم دوستی پر زور دیا اور ہاسٹل کے نو سال مکمل ہونے پر انتظامیہ کوخراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں سالگرہ کا کیک کاٹا اور ریفرشمنٹ سے لطف اندوز ہوئے۔

رپورٹر: سکندر اعظم پرتو کی

جشن

گزشتہ دنوں NYF راولپنڈی اسلام آباد کے نوجوانوں نے مولانا غلام حسین سیف اللہ عدالت سے باعزت رہائی پر جشن منایا گیا۔ جس میں اہل تصوف کے نوجوانوں نے شرکت کی۔ جشن کی تقریب سے مولانا سیف اللہ نے ٹیلیفونک خطاب کیا اور نوجوانوں کے سوالوں کا جواب بھی دیا۔

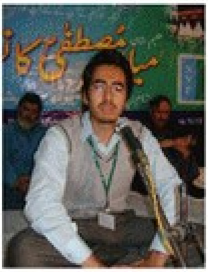
رپورٹر: زاہد علی رائیسانی

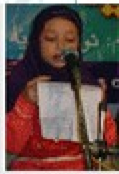
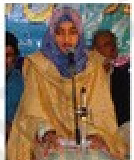
باقی صفحہ 26 پر

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان لاہور یونٹ کے زیر اہتمام پہلا سالانہ عظیم الشان میلاد مصطفیٰ کانفرنس منعقدہ کمیونٹی سنٹر وفاقی کالونی لاہور کی جھلکیاں

(مقررین، ثناء خوانانِ مصطفیٰ اور شرکاء محفل میلاد کانفرنس)











نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن (NYF) پاکستان کراچی کی سالانہ مرکزی تقریب حلف برداری



NYF چکری یونٹ کے زیر انتظام تعمیر مسجد و مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ کا ایک منظر



نامہ سالک

خطوط

غلام محمد شاہین

☆ مسلک حقہ کی پہچان اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے پیاری عبادت اعتکاف نشینی کے کچھ رپورٹ پیش خدمت ہیں شائع فرمائیں شکریہ۔

(عابد نوری)

☆ بندہ ناچیز نے ایک مضمون لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے امید ہے شائع فرمائیں گے۔ نجم الدین ہمدانی، زاہد حسین، شاہد حسین اور برحان علی کو سلام اور اپنی پڑھائی پر محنت جاری رکھیں۔ (قاچو زکریا علی)

☆ یہ بات بلاشبہ قابل اطمینان ہے کہ نوائے صوفیہ ہمارے دین حقہ کی صحیح ترجمانی اور ترویج کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن گزشتہ نصف برس سے اس کی بروقت اشاعت نہ ہونے سے مایوسی ہمارے صفوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ کچھ رپورٹنگ بھیجی تھی ہنوز منظر عام پر نہیں آئی۔ لہٰذا استدعا ہے رسالہ کی بروقت اشاعت اور ترسیل کو یقینی بنائیں۔ (زاہد احمد پھٹ کندوس)

جواب: آپ کی رپورٹ ہمیں موصول نہیں ہوئی۔ انشاء اللہ اب رسالہ کی اشاعت میں بہتری آرہی ہے۔ (ادارہ)

☆ شمارہ ۱۰۹ پڑھنے کے بعد خوشی ہوئی تمام مضامین معیاری اور معلوماتی تھے خصوصاً رضیہ پروین کا لکھا ہوا مضمون ''چھوٹی بڑی برائیاں'' قابل توجہ تھا۔ علامہ صاحب کی علالت کا سن کر ہمیشہ پریشان رہتا ہوں اللہ سے دعا ہے ان کو جلد صحت یابی عطا کرے۔ آمین! دو تین مضمون بھیجے تھے شاید نوکری میں پہنچ گئے۔ ایک اور مضمون ارسال ہے شائع فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ (ہادی علی تمنا گلاب پور شگر)

☆ بجٹ سال ۲۰۱۲ اور کارروائی ارسال ہے برائے مہربانی شائع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ مشہ بروم پبلک سکول کی طرف سے -/400 روپے منی آڈر کئے تھے ملے ہوں گے۔ (شیر علی ہوشے)

ضروری اطلاع

ملکی شرح افراط زر میں بے پنا اضافہ جسکے نتیجے میں رسالے کی چھپائی و دیگر اخراجات کو پورا کرنے اور ادارے کو مالی مشکلات سے نکالنے کے لیے شمارہ نمبر 111 سے نوائے صوفیہ کی فی شمارہ کی قیمت -/45 روپے مقرر کر دی گئی ہے۔

یاد رہے پچھلے پانچ سالوں سے رسالہ کی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اس دوران محکمہ ڈاکخانہ نے بھی ڈاک کی قیمتیں دوگنی بڑھا دی گئی ہیں۔ نمائندہ حضرات اورقارئین نوٹ فرمالیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ حسب سابق ادارے کے ساتھ اپنا بھر پور تعاون جاری رکھیں گے۔

(ادارہ)

☆ شمارہ نمبر ۱۰۹ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ خصوصاً معلم حافظ کرن علی سے انٹرویو، اور زکوۃ اور اس کی اہمیت بہت ہی قابل تعریف اور سبق آموز تھی۔ چند شرعی سوالات ہیں جواب دے کر مطمئن فرمائیں۔ رسالہ کے لیے مبلغ -/1000 روپے منی آڈر ہے۔ رسالہ اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔ کلرک علی حسن گاؤں تھونگموس ڈاکخانہ پیون چھلو۔ شکریہ! (کلرک علی حسن چھوربٹ)

باقی صفحہ 27 پر

آمدن

وصولیات

ادارہ

نمبر	نام قاری/نمائندہ	رقم
1	جی ایم کھاروی نمائندہ کراچی	8,000/-
2	حاجی محمد علی بلتر وتھلے	6,000/-
3	مولانا مراد علی کریس	400/-
4	اسلام آباد مسجد سے بذریعہ وسیم	565/-
5	محمد کاظم نمائندہ کریس	400/-
6	اعظم علی چکری روڈ راولپنڈی	850/-
7	صوفی عبداللہ نمائندہ چھڑی	1,000/-
8	ڈاکٹر شاھد ایبٹ آباد	320/-
9	ریاض NYF تھگس	1,650/-
10	NYF اسلام آباد یونٹ	1,880/-
11	شاہد سید ہاسٹل راولپنڈی	1,280/-
12	بوا شکور علی انور گلگت	2,500/-
13	اختر حسین نوری بلغاری	640/-
14	غلام محمد سرمو	600/-
15	وزیر کوروی	1,000/-
16	امتیاز زیپی چلو	300/-
17	NYF چلو بالا	1,800/-
18	NYF پچھی چلو	1,160/-
19	NYF باقر پی گون	1,600/-
20	آخوند غلام مہدی کورو	1,500/-

نمبر	نام قاری/نمائندہ	رقم
21	محمد یوسف غورسے	300/-
22	ہدایت حسین	1,000/-
23	NYF گلشن کبیر	2,500/-
24	الیاس بٹ	2,100/-
25	نجم الدین NYF کراچی	6,000/-
26	NYF واہ کینٹ بذریعہ سرور	740/-
27	مولانا محمد علی منور بذریعہ تصوفی	500/-
28	حوالدار غلام محمد سرمو بذریعہ شمیم بگی	400/-
29	ماسٹر عبدالرحمن غرلیس بذریعہ شمیم بگی	350/-
30	ماسٹر اشرف حسین بلغار بذریعہ شمیم بگی	350/-
31	محمد خان داود بذریعہ شمیم بگی	500/-
32	بوا فیضی بذریعہ شمیم بگی	700/-
33	نسرین بتول ڈاغونی بذریعہ شمیم بگی	420/-
34	بوا مختار دم سم بذریعہ شمیم بگی	700/-
35	محمد شریف دلشاد براہ بذریعہ شمیم بگی	350/-
36	محمد یوسف غازی تھنگ بذریعہ شمیم بگی	350/-
37	ماسٹر حاجی عبدالکریم کھرکو بذریعہ شمیم بگی	2,000/-
38	ماسٹر محمد بشیر گونما بذریعہ شمیم بگی	500/-
39	ریاض مہدی تھگس بذریعہ شمیم بگی	700/-
40	غلام محمد شاہین شمارہ ۱۰۵ سے ۱۱۰ تک	7,424/-

THE MONTHLY
NAWA-I-SUFIA INTERNATIONAL
REGD.NO.B/I-D-97
ISLAMABAD